نگارِ عجم

حصّہ سوم

(انتخابات نثر و نظم فارسی جدید)

برائے درجات ہائی اسکول

مرتبہ

مولوی محمد طاہر صاحب فاروقی

ایم۔ اے (آگرہ) - دبیر کامل (لکھنؤ) - فاضل کامل، ال ای اے یو (الہ آباد)

ایچ پی اے، آنرز ان اردو (پنجاب)

شعبہ فارسی و اردو، آگرہ کالج، آگرہ - ممبر بورڈ آف اسٹڈیز ان اردو، فیکلٹی آف آرٹس

آگرہ یونیورسٹی

سابق ہیڈ مولوی حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

ناشر

رام پرشاد اینڈ برادرس آگرہ

باہتمام خواجہ فراست حسین

در آگرہ اخبار پریس منطبع گردید

سنہ ۱۹۳۵ء

دیباچہ

نگارِ عجم کے پہلے دونوں حصے درجات ہفتم و ہشتم کے لئے منظور ہو چکے ہیں۔
یہ تیسرا حصہ درجات نہم و دہم کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ غیر درسی نصاب کے طور پر
جو کتابیں طلبہ کے لئے تجویز کی ہیں۔ ان کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہائی اسکول کے
طلبہ کو فارسی جدید سے واقفیت، انس اور رغبت پیدا ہو۔ ہائی اسکول کی درسی کتابوں
میں جو انتخابات شامل کئے جاتے ہیں وہ اکثر و بیشتر کلاسکی دور کے ہوتے ہیں۔ اس لئے
اگر اس پرچے میں بھی طلبہ فارسی جدید کی کتابیں نہ پڑھیں تو فارسی تعلیم کا ایک اہم رکن رہ جاتا
ہے۔ فارسی جدید کی تعلیم جس قدر اہم ہوتی جا رہی ہے وہ سب پر روشن ہے۔ اور اسباب
سے قطع نظر کرکے ہائی اسکول کے طلبہ کے لئے فارسی جدید کی نثر و نظم سے مانوس
ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ آئندہ انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے میں بھی ان کو
فارسی جدید کے نصابات پڑھنے پڑتے ہیں۔

لڑکوں کی طبیعتیں بالعموم تنوع پسند ہوتی ہیں اس لئے ان کے لئے کوئی
ایسی کتاب جو اپنے اندر رنگارنگی نہ رکھتی ہو باعث ملال ثابت ہوتی ہے۔ بالخصوص فارسی
جدید کی کتاب اس لئے کہ طلبہ اس دوسرے پرچہ کی داخل نصاب کتاب کو غیر درسی کتا

ہی کی طرح پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب کہ کتاب ایسے گوناگوں مختصر و دلچسپ انتخابات پر مشتمل ہو جن کی زبان آسان، انداز بیان دلکش اور طرز تحریر سادہ و سلیس ہو۔ انہی امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور جو انتخابات اس کتاب میں شامل کئے ہیں وہ سب عصر حاضر کے مشہور اور مستند اہل قلم کی ان دلچسپ تصانیف سے اخذ کئے ہیں۔ جو خصوصیات بالا پر حاوی ہیں۔

نثر میں پانچ انتخابات شامل ہیں۔ پہلے دونوں انتخاب ترجمے ہیں اور باقی تینوں طبع زاد۔

"روایت ہائے لندن" سر آرتھر کانن ڈائل کے سب سے پہلے سراغرسانی ناول کا ترجمہ ہے جسے نواب والا شاہزادہ عبدالحسین میرزا نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ انتخاب میں وہ حصہ لیا گیا ہے جہاں شرلاک ہومز مسٹر جیفرسن ہاپ کو جو دو قتل کر چکا ہے گرفتار کرتا ہے۔ انتخاب بجائے خود مکمل قصہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

"سیاحت دور ادور کرۂ زمین ہشتاد روزہ" جولیس ورن کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو میرزا اعظم آقا محمود خوزی نے ترجمہ کی ہے۔ کتاب کا ہیرو فلیاس فوگ اپنے نوکر پاسپارتو کے ہمراہ بمبئی سے کلکتہ تک کا سفر کرتا ہے۔ راستہ میں ایک اور انگریز رفیق سفر بن جاتا ہے۔ الہ آباد کے قریب ریلوے لائن کا سلسلہ منقطع ہے۔ وہاں کے دلچسپ واقعات درج انتخاب ہیں۔ جو خود مستقل داستان کہے جا سکتے ہیں۔

آقای [illegible] میرزا احمد [illegible] کی فاضلانہ تصنیف "سرمه سته ایران لشر" سے

ماخوذ ہے۔ اس کتاب کی دو جلدوں میں مصنف نے یورپ وغیرہ کی ممتاز اور مشہور شخصیتوں کے کچھ کارنامے محفوظ کئے ہیں۔ ایک روسی لڑکی کی جرات، غیرت اور جفاکشی کے سبق آموز واقعات اس قصہ سے معلوم ہوتے ہیں۔

"کودک کوہستانی" میر سید علی خان کیمیاگر کی تصنیف ہے۔ جس میں مصنف نے ایک بچہ کا قصہ بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کس طرح ایک غیر تربیت یافتہ اور وحشی بچے کو مہذب اور متمدن انسانوں کی جماعت میں شمار ہونے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ سائیکالوجی اور فیزیالوجی کے بہت سے مسائل اس دلچسپ مضمون سے ازخود روشن ہوجاتے ہیں۔ ہم نے صرف ضروری اور دلچسپ حصے انتخاب میں شامل کئے ہیں۔

"تاریخ ایران" میرزا رشید یاسمی کی تصنیف ہے جو موصوف نے ایران کے محکمۂ تعلیم کے اشارے پر درجات پنجم و ششم کے لئے مرتب کی ہے۔ کتاب کا تعلق اگرچہ تاریخ سے ہے۔ لیکن اس میں زیادہ تر بادشاہوں کے قصے ہی درج ہیں۔ تاکہ طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔ ہم نے جو حصہ منتخب کیا ہے وہ خصوصیت سے زیادہ مفید اور دلچسپ ہے۔

"حصۂ نظم" میں دورِ جدید کے اصلاحی اور قومی رنگ کی سلیس اور آسان نظمیں انتخاب کی گئی ہیں۔ آقائے پورداؤد، ملک الشعرا بہار اور آقائے اشرف رشتی کا عصرِ حاضر میں ایران کے مایۂ ناز شعرا میں شمار ہے۔ اور ان کی قومی و اصلاحی نظموں کو فارسی جدید میں اعلیٰ مرتبہ حاصل ہے۔ ایک آسان اور دلچسپ نظم علامہ اقبال

کی بھی شامل کی گئی ہے جو موصوف نے عصر حاضر کی ایرانی نظموں کے ہی اسلوب اور ڈھنگ پر کہی ہے۔ چار نظموں کے سامنے بجائے شعراء کے رسائل کا حوالہ دیا ہوا ہے یہ سب غالباً اشرف رشتی کی ہی ہیں۔ لیکن ان رسائل میں ان نظموں کے ساتھ شعراء کے نام درج نہ تھے۔ اور شاعر کا نام یقینی طور پر تحقیق نہ ہو سکا اس لئے رسالہ کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ "لاہوتی کرمانشاہی" بھی غالباً فرضی نام ہے اور یہ نظم اشرف رشتی یا بہار مشہدی کی ہے۔ ممکن ہے کہ "خدا کسے فکر انیست" بھی بجائے اشرف رشتی کے ملک الشعراء بہار مشہدی کی تصنیف ہو۔

جگہ جگہ فٹ نوٹ میں مشکل اور جدید الفاظ کے معنی دیدیے گئے ہیں تاکہ طلبہ کو بیجا زحمت اور دقت نہ ہو۔

محمد طاہر فاروقی

اگرہ
یکم فروری ۱۹۳۵ء

فہرست

روایت پلیس لندن

و هنوز کلام گرگیسون تمام نشده بود که لستریڈ با پریشانی و اضطراب داخل شده، او آمده بود که در کار خود با هومز مشورت کند. چون گرگیسون را دید در حیرت افتاد و ایستاده نمیدانست چه کند بالآخره گفت:

"این حادثه در نهایت غرابت و دور از هر تفتیش می باشد"

گرگیسون بهیئت شخص ظفرمند فیروز گفت۔

"آیا چنین گمان میکنی، من میدانستم که تو بعد از زحمات زیاد این حرف را خواهی زد پس آیا در حقیقت مستر ستانگرسون را پیدا کردی"

نہ ۵ حید عجیب ۔ سلہ ڈھونڈھ لیا ۔

لسترید گفت «مستر ستانگرسون امروز در ساعت شش در مهمان خانهٔ (ہالیدای) کشته شده است»

این خبر بر همهٔ ما مثل صاعقه[1] فرود آمد و زبانها از کلام بسته شد. و گرگسون از صندلی[2] خود جسته میز را با شربتے که بر رویش بود سرازیر[3] کرد. و من به هومز نظر نمودم و او را دیدم که لبهاے خود را بروی هم گذاشته چین در ابرو افگنده. پس گفت (و ستانگرسون نیز؟ اشکال کار زیاده‌تر شد)

لسترید گفت «پیش از این هم اشکال این کار براے پریشانی حواس ما کافی بود و اکنون در حیرت و شبهه شدید افتادیم.»

گرگسون لسترید را مخاطب ساخته گفت «آیا تو در این خبر یقین داری؟» لسترید جواب داد که «من اکنون از آنجا می آیم. و من اول کسے بودم که از این قضیه آگاهی یافتم.» هومز گفت «پیش از آمدن تو ما مشغول شنیدن کارهاے گرگسون بودیم. آیا ممکن است تو نیز هر چه کردهٔ از براے ما صحبت کنی؟»

---

[1] بجلی۔

[2] کرسی

[3] گرا دیا

استرید گفت[1] من در نزد خود قرار میکنم که اول معتقد بودم ستان گرسون
در این کار دستی داشته - و بنا بر این عقیده مشغول تفحص نمودم از او
گردیدم تا محل اقامت او را بدانم و بفهمم بر او چه گذشته - پس با خود
گفتم - این دو نفر را بعضی اشخاص در گار د (یوستین)[2] در ساعت هشت
و نیم گذشته این ماه دیده اند[3]

[illegible]

و دریبر را در ساعت دو بعد از نصف شب در خانهٔ [illegible] کشته یافته
اند. این در این صورت لازم است که بدانم ستان گرسون در تمامی
این چند ساعت در کجا بوده و چه می کرده - بعد از آن بر او چه گذشته. بهمین
نگرافی[4] به لیورپول زدم - و وصف ستان گرسون را داده و ذکر نموده خواهش
کردم تمامی کشتیها که از آنجا به هر جا حرکت میکنند مراقبت باشند. شاید در
یکی از آنها او را ببینند - و خودم نیز شروع کردم تحقیق مهمان خانه ها و خانه های
اجاره[5] را که در نزدیک گار یوستین بود تفحص نمودن - زیرا که در پیش خود

---

۱ استیشن

۲ یوستن -

۳ تیسری

۴ تلگرافی -

۵ کرایه -

گفتم، اگر راست باشد که دربیر و رفیقش از هم جدا شده اند. باید بعداً دو
ستان عزسون به استگاه یا منزلی نزدیک گار رفته باشد، که آن شب را
در آنجا خفته و صبح بکار برگردد»

هومز گفت «آیا ممکن نیست که آنها پیش از جدا شدن باهم قرار گذاشته
باشند که در جای معینی جمع شوند». لستراد گفت «بلی». و من نیز آنهم چنان
از جای بجای میرفتم و از ستان عزسون تفحص میکردم تا بعد از نصف
شب. و همچنین صبح زود برخاسته میگردیدم تا در ساعت هشت به مهمان
خانه هالیدای در کوچه لیتل جورج رسیدم. و سوال کردم که آیا شخصی
ستان عزسون نام اینجا آمده است. جواب دادند «بلی. و یقیناً تو همان
کسی که دو روز است ستان عزسون در انتظار ت می باشد. گفتم الآن
او در کجاست.

گفتند در اطاق خودش. و انتظار داشته که در ساعت ۹ از خواب
بیدار شود. گفتم: من خواستم ناگهان بر او داخل شوم. چون امید که از دیدن من
مضطرب شده چیزی بگوید که بتوانم از آن فائده ببرم. و بر خلاف او تهمت قرار دهیم

۱ـ دیر پاسی.

۲ـ ۹ بجه.

۳ـ بغل لین.

پس با خادم مهمان خانه گفتم. اطاق او را بمن بنمائی. و او آمده اطاق را
بمن نمود. و خواست خودش برگردد که ناگهان چیزی دیدم که بسبب آن قدم
و بدنم بر اثر آن بلرزه آمد. با وجود اینکه بیست سال است در اداره پلیس
خدمت میکنم. و آن چیز خونی بود که از زیر در اطاق بیرون آمده تا چند
قدم رفته بود. و بعد در یک جا جمع شده حوض کوچکی گردیده بود. من فوراً
خادم را صدا کردم. و او برگشته نزدیک بود از دیدن آن غش نماید
و در نیز از داخل اطاق قفل بود. ما آن را زور داده قوت کردیم تا باز شد
و ما داخل گردیدیم. و پنجره[۱] را گشاده یافتیم. دستان غزسون در کنار دیوار
با لباس خواب افتاده بود و اعضایش سرد گردیده. دست و پایش خشک
شده بود. و دلالت داشت که روح او چند ساعت است از بدنش
مفارقت[۲] نموده"

"و خادم مهمان خانه در حال او را شناخت و گفت همین شخص است که
ستان غزسون نام دارد. اما سبب مرگش طعنهٔ خنجری بود در پهلوی
چپش. و نزدیک تر از همه پلاکاتی بود که بر دیوار بالای سرش بود و بدن
من از دیدن آن لرزید و خون بسرعتی در عروق[۳] جاری شد. و تخته که

---

۱ کھڑکی۔ ۲ جدائی۔
۳ رگیں۔

هنوز گفته بود بخاطرم آمد؟ هنوز گفت آن کتابت لفظ تمام نشد که با خون
نوشته بودند. لستر پد گفت همین کلمه بود و بعینه و بعد از آن سکوت طولانی
مجلس را گرفت.

ولی پس از چند دقیقه لستر پد تمام کردن صحبت را گرفت. و گفت قاتل نیز
بدون اینکه اطلاعی از آنچه نوشته بود آید یک لیتر شیر فروش در آن
صبح زود از کوچه پشت منزل خانه میگذشت. ... را که نردبانی را که در کوچه در
کنار دیوار افتاده دیده بود. بر یکی از چیزها انگشت میزند. و چون اندکی
از آنجا دور میشود به پشت سر خود نگاه میکند. عرصه را تاریک می بیند که با کمال
آرامی در آنجا ایستاده از آن نردبان پائین می آید. شیر فروش گمان میکند
شخص نجاری یا نقاشی می باشد که در منزل کار میکند. و ابدا اهمیت
درباره او نمی دهد. جز اینکه با خود میگوید آیا چه این شخص چرا در این صبح
زود مشغول کار شده. و من از شیر فروش پرسیدم که او به چه هیئت بود
گفت چنان بخاطرم میرسد که مردی بلند قد بود با صورتی سرخ و جبه سیاه
در تن داشت. قطعا باید این شخص بعد از کشتن مستان فروسون ... در
اطاق مانده و در آنجا که من اثر دستش را که آنجا بود دیدم که دستش را در آن

علامه [illegible]. [illegible] سال.

[illegible].

شسته بود. و بر روپوش[1] تخت خواب نیز اثر خون که کاردش را پاک
کرده بود"

و چون لستریڈ قاتل را وصف نمود با آنچه هومز گفته بود مطابق. من
با و نگاه کردم. و در صورتش ابدا دلیلے ندیدم که غرور حاصل کرده باشد. و
بعد با این اکتفا نکرده[2] از لستریڈ پرسید۔

"آیا در اطاق چیزے نیافتی که برای شناختن قاتل مفید باشد؟"
لستریڈ جواب داد "هیچ وجه. در جیبش کیسه پولے بود که مال دربیر بوده.
زیرا که او منشی دربیر بود. و اداره مخارجش در دست او بوده. و در
این کیسه هشتاد لیره[3] بود. من از دیدن آن یقین کردم که مقصود قاتل
دزدی یا غرض دیگر بوده. والا از این پول نمی گذشت. و دیگر در جیبش
کتابی و نوشته نبود بجز یک تلگراف که از کلیولاند زده[4] بود و فقط امضا[5]
نداشته. و تقریباً تاریخ آن یک ماه پیش بوده. و این [illegible]

---

[1] پلنگ پوش۔

[2] قناعت نہ کرکے۔

[3] ایک سکہ

[4] سمجھا تھا۔

[5] دستخط۔ یہاں مراد نام

درآں بود (ج ۰ ۵ ۵ در اروپا ہست)» ہومز پرسید: «آیا غیر از این
چیزے نیافتید؟» جواب داد: «چیز با اہمیتے[1] نیافتیم. بر روی تخت خواب
کتابے کشادہ بود و بر روے میز کاسہ آبی بود. دوم پنجرہ قوطی[2] کوچکے
بود کہ دو عدد حب[3] دراں بود»

ہومز بمحض شنیدن این کلمہ فریاد خوش حالی و ظفر بر آورد و بغتۃً[4]
از صندلی[5] خود برخاستہ گفت: «این حلقہ آخری بود و اکنون سلسلہ
مطلب کامل گردید.» گرگسون و لستریڈ نگاہے با دگر کردند درحالے کہ
چشمہاں پر از دہشت بود. پس ہومز برگشت و گفت: «حالا من آگاہی
کامل از تفصیل این جریمہ دارم کہ چگونہ واقع شدہ. از وقت جدا شدن
دریبر از ستان غرسون در قطار راہ آہن[6] تا وقت پیدا شدن جسد او در
مہمان خانہ. در نہایت اطمینان را بہ آگاہی[7] خود دارم. مثل اینکہ

---

۱ ضروری. ۲ ڈبیہ
۳ گولی.
۴ اچانک.
۵ کرسی.
۶ ریل.
۷ تحقیقات

خودم حاضر بوده ام و با چشم دیده ام - و بزودی برہان[1] راستی کلام خودم را اثبات می نمایم - پس آیا لستریڈ میتوانی آں قوطی را برائے ما بیاوری؟"
لستریڈ جواب داد که "قوطی ہمراہ من است - زیرا که من او را با کیسۂ پول با تلگراف برداشتم که نگاه دارم - ولے من قوطی را در ضمن چیز ہائے دیگر با بے اعتنائی[2] برداشتم - زیرا که او چنداں اہمیتے نداشت" ہومز گفت "او را بمن بده" پس قوطی را گرفت و بجانب من ملتفت گردیده گفت "داکٹر[3] آیا ایں حب از حب ہائی معمولی است"
من دراں تامل نموده - دو عدد حب کوچک سبک شفاف دیدم که رنگ مروارید صاف بود - پس گفتم "گویا ایں حب ہا در آب زود حل شوند" ہومز گفت "بلے فوراً در آب حل میشوند - حالا میتوانی بمطبخ رفتہ آں سگے که مدتے می باشد ناخوش است و از درد می نالد و تو میخواستی او را بکشی بیاوری"
من بر خاستہ رفتم و سگ را آوردم که بتنگی[4] نفس میکشید و علامات

---

[1] دلیل -

[2] بے پروائی -

[3] ڈاکٹر

[4] مشکل سے -

مرگ بر صورتش پیدا بود، و او را بر زمین گذاشتم۔

ہومز گفت "یکے از این حب ہا را دو نیمہ میکنم (و دو نیمہ کرد) پس نصف آن را در قوطی نگاہ میدارم و نصف دیگر را در کاسہ میگذارم و تو قدرے آب بر روی آن بریز۔ و چون چنین کردیم آن نصف حب فوراً در آب حل گردید۔ مستر لیسٹریڈ گمان کردہ بود، ہومز او را استہزا میکند۔ و ازین فقرہ مکدر شدہ بود۔ گفت شبہہ نیست کہ این اکتشاف بنہایت مفید می باشد ولیکن من از برائے او علاقہ بردن پوست شان غرمون نمی بینم۔ ہومز جواب داد کہ "صبر کن۔ صبر داشتہ باش اے دوست عزیز من۔ الحال بزودی خواہی دانست کہ او را چہ علاقہ باین مطلب می باشد۔

و اکنون قدرے شیر بمخلوط این حب اضافہ میکنیم تا سگ بتواند آن را بنوشد، و خواہی دید کہ با کمال رغبت آن را قبول کردہ می آشامد۔

این گفت و آن محلول را در بشقاب[3] کوچکے ریختہ قدرے شیر بر روی آن ریخت۔ و پیش سگ گذاشت، کہ فی الفور او را آشامید۔

---

[1] رکھتا ہوں۔

[2] گھلا ہوا۔

[3] رکابی۔ پیالیہ۔

اعمال هومز را تا این وقت ما شاهد[1] صدق ادعای[2] او می پنداشتیم
و از این جهت ساکت مانده با نهایت بی صبری منتظر نتیجه و متوقع مردن
سگ بودیم. و مطلقاً اثری ظاهر نشد. بلکه سگ همچنان مثل اول
نفس میزد. و کمترین دلیلی از او معلوم نشد. هومز ساعت از جیب خود
در آورده ثانیه ها و دقیقه ها را می شمرد. و چون وقت گذشت و آنچه
او متوقع بود در رخ نداد لب خود را بدندان گزید. و علامات شکست
و نومیدی در او هویدا گردید. و مرا برای او دل بسوخت. و گرگسون و لسترید
از شکست او تبسم میکردند. اما هومز برخاسته در اطاق راه میرفت و میگفت
«ممکن نیست که این همه از روی اتفاق تنها باشد. محال است
محال است. حب هائی که متوقع بودم در کشته شدن دربیر پیدا شود در کشته
شدن استانگرسون پیدا شد. و با این حال در سگ اثری نکرد. آیا
چیز معنی آن چه باشد. ممکن نیست که سلسله برهان فاسد باشد. این
محال است. با این حال سگ هنوز زنده است. آیا تعبیرش چه باشد
آها او را یافتم پیدا کردم. و در حال حب دومین را گرفته او را نیز دو نیم کرد

[1] گواه.

[2] دعوی.

[3] دانه، حب.

و یک نیمهٔ آں را در آب حل نمود، و مقدارے شیر برای افزوده در پیش سگ گذاشت۔ و سگ اندکے از آں را نخورده بود که اعضایش لرزید و تشنج حاصل نموده مردهٔ بے حرکت بر زمین افتاد۔

ہومز نفسے براحت برآورد و عرق از پیشانی خود پاک کرده گفت واجب بود که ایمان من محکم تر ازیں باشد۔ و چوں نتیجه را با سلسلهٔ براہین منطقی مناقض[1] دیدیم۔ لازم است که تفسیر دیگرے از برائے او طلب نمائیم و سبب آں را از باب دیگرے تفحص کنیم۔ نه آنکه بگوئیم برہان فاسد است۔ پس یکے ازیں دو حب قوطی سم قاتل است و دیگرے خالی از ہر مضرے می باشد۔ و واجب بود که من ایں مطلب را پیش از دیدن قوطی بدانم۔ از ایں عبارت آخری ہومز بہم رم کردیم و مرا ہیم آں شد که او را جنون عارض شده باشد۔ جز اینکه مردن سگ در مقابل ما حجتے آشکار بود بر صحت قول او۔ پس تاریکی که مرا فرو گرفته بود شروع کرد به رفع شدن و من اندک اندک حقیقت را می فہمیدم۔

پس ہومز به سخن خود باز گشت و گفت شما سخت مدہوش شده اید و امر در کمال غرابت بنظر شما آمد۔ زیرا که نتوانستید در ابتدائے بحث بدلیل

---

[1] مخالف۔

صادقی که در مقابل شما عرضه[1] شد چنگ رنگید[2]. اما من این کار را کردم و چهر
بعد از آن روی داد مرا بصحت ادعای اول خودم مطمئن تر نمود. یا آنکه
بعبارت دیگر نتیجهٔ منطقی که گرفته از آن نمی باشد ظاهر گردید. و از این رو
آن چیزی که شما را در حیرت عظیم افگند. و کار را در نزد شما مشکل تر و مبهم تر
نمود. مرا روشن تر گردد و اعتقادم بصحت نتیجهٔ خودم بیشتر شد. از غلطهای
فاحش[3] آنست که انسان درمیان غرابت و غامض[4] بودن فرق نگذارد
زیرا که مختصر ترین جرمیه های معتاد[5] گاهی از همه غامض تر میشود بجهت
اینکه دلیل تازهٔ مخصوص بما نمی دهد. که ورنه نتیجه گرفتن فایده بخشد. پس اگر
جثهٔ این کشته بر کنار کوچه افتاده بود. و چیزی که باعث هیجان و اضطراب
ما شود با او نبود. یا این حادثه را در منتهای غرابت به نظر نمی آورد. و در آن صورت
راه یافتن بشناسائی قاتل از صعب ترین کارها بود. اما این امور غریبه خارق عادت[6]

---

1. پیش ہوئی۔
2. پکڑنا یعنی اختیار کرنا۔
3. بڑی۔
4. مشکل ہونا۔
5. معمولی۔
6. عادت کے خلاف۔

که در او بود او را آشکار می نمود و واقف شدن بر حقیقت آن را سهل می کرد. صحبت[1]"

گرگسون این کلام را با نهایت بی صبری می شنید و به زحمت میتوانست ساکت باشد. و چون هومز را سخن بنهایت رسید هم با او گفتیم "با مهارت و هوش تو مستر هومز اعتراف داریم. و میدانیم که راههای تو غیر از راههای ما میباشد و لیکن اکنون چیزیست که از راه نصیحت هم تراست می خواهیم و آن گرفتن قاتل می باشد."

"حق و مستر هومز با ایست هر است که گفتیم و خطای آن ظاهر گردید. و تو کلامی گفتی که دلالت داشت بر اینکه بیش از آنچه ما میدانیم آگاهی داری و اکنون وقت آن رسیده که ما ناچار باعبارت صریح از تو سوال می کنیم که از علم خودت در این قضیه ما را فائده رسانی. آیا میتوانی اسم قاتل را برای ما بگوئی."

لستریید گفت "من نمیتوانم انکار کنم و گرگسون این کلام را براستی گفت چه ما مکرر تجربه کردیم. و ظفر نیافتیم. و جناب تو مکرر گفتی که تمامی این حادثه را از روی برهان میدانم پس آیا اطلاع خودت را مخفی میداری یا برای ما میگوئی؟"

من گفتم "شاید اگر در گرفتن این قاتل تاخیر شود فرصت فرار یا ارتکاب جریمه دیگر بیابد."

---

[1] دشوار.

هومز چون اصرار ما را دید اندک نرم شد. ولیکن همچنان در اطاق راه میرفت[1] و سرش بر روی سینه خم بود با ابروهای پرچین. و او هر وقت غرقهٔ فکر می شد باین حال بود. و عاقبت ناگهان در مقابل ما ایستاده گفت ید ممکن نیست که قاتل مرتکب جریمهٔ دیگرے بشود. پس ازاین باجت مطمئن باشید. و دیگر آنکه شما اسمِ او را پرسیدید. که آیا من میدانم یا نه من اسم او را میدانم. اما دانستن اسمش در مقابل اینکه بتوانیم او را بگیریم چیزے نیست. و من امید دارم که بزودی بتوانم او را بگیرم. من وثوق کامل بشناسائی و تدبیر خودم دارم و براه های مخصوص خودم. جز اینکه این کار محتاج بحکمت و درایت[2] و بیداری کلی می باشد. زیرا که حریف ما پرزور و سخت است. و از قرارے که دانسته ام رفیقی نیز مانند خودش در قوت و مهارت دارد. پس ما دا[3]ئے که ندانند کسے در دنبال او می باشد ما را امیدواری بگرفتن او جائز است. ولیکن بمحض اینکه چیزے ازاین مطلب بفهمد. اسم و هیأت خودش را تغییر میدهد. و در میان ملیون[4] ها ے در این

---

[1] دانشمندی۔

[2] ہوشیاری۔

[3] جنگ

[4] الاکھوں۔

پاهی تخت ساکن هستند مخفی بشود. و اگر من بگویم حریف هائی با بی زیرک و مردان پلیس در عقب کردن ایشان ظفرمند نخواهند گردید مقصودم اهانت و خواری شما نمی باشد. و همین جهت من از شما طلب یاری[1] نموده ام و اگر نتوانستم کارے از پیش ببرم و دست خالی برگشتم. حاضرم که مسئولیت[2] و ملازمت تمام این حادثه را بر گردن خود بگیرم. وے اکنون بشما وعده میدهم که هر وقت به بینم یاری شما برائے من ثمرے دارد و ضررے ندارد. فوراً از شما طلب یاری خواهم نمود" گرگیسون و لستریڈ باین وعده اکتفا نکرده. و همچنین از اشارۂ او بضعف مردان پلیس خوش حال نشدند. بلکه غضب نمودند و گرگیسون صورتش سرخ گردید. و لستریڈ چشمش برق زد[3]. و خواست سخنے بگوید که بزرگ بچه هائے کوچه که ذکرایشان گذشت داخل شد و گفت کالسکه بروم در حاضر است۔

هومز گفت "پهلوان خدا ترا حفظ کند" و بعد از دولابچه خود تپچی[4] از فولاد بدر آورد که دست اسیر را با آن می بستند. و با لستریڈ گفت

---

[1] امداد۔

[2] الزام۔

[3] چمکنے لگیں۔

[4] ہتکڑی۔

از برای چه این نوع قید را شما بکار می برید۔ ببین چه محکم است
و چگونه زودتر از برق به چند دست می چسپد۔ بستر پد جواب داد
"هرگاه شخصی که باید قید شود پیدا کنیم همان قید را که در نزد ما هست
کافی است" هومز تبسمی کرده گفت۔ راست میگوئی۔ و بعد از آن
بجانب بزرگ بچه ملتفت گردید۔ و گفت "کالسکه چی را بگو بیاید
صندوق را برداشته در کالسکه بگذارد" من از آنچه از رفیق خودم
شنیدم تعجب کردم مثل کسی که میخواهد از شهر برود۔ وحال آنکه چیزی
از این بابت با من نگفته بود۔ در آن حال خم شده از زیر تخت خواب
صندوقچه بیرون آورده با تسمه از چرم مشغول بستن آن گردید۔ و
در این وقت کالسکه چی داخل شد۔ هومز با او گفت "مرا کمک
کن" و بعد از اینکه نگاهی باو کرد در پهلوی صندوق نشست
کالسکه چی با آرامی پیش آمد و خم گردید [illegible] دراز کرد۔ و
فوراً صدای بست قید را شنیدیم که چسپید۔ و هومز برخاسته چشمش
برق زد و گفت "[illegible] آقایان اجازه [illegible]
[illegible] را بشما تقدیم میکنم" و این کار چنان بناگهانی و سرعت
گذشت که من چشم خود را تکذیب میکردم۔ و [illegible] آن [illegible]

له پیش کرتا ہوں

را با صدا است درشت بوهر بخاطر دارم. کالسکه‌چی را وحشت
گرفت. و چون خود را اسیر و دست بسته دید منظرهٔ وحشی پیدا کرد. و تمام
اعضایش مثل مجسمه قریب دو ثانیه خشک شد. و بعد از دو ثانیه کالسکه‌چی از
دست بوهر بدر رفته نعرهٔ هولناکی برآورده و خودش را بجانب پنجره
افگند، که از آنجا به بیرون بجهد و شیشهٔ پنجره را شکسته چوب آن را خورد
نموده و پیش از آنکه بتواند بیرون رود، بوهر برو حمله کرد. گرگیبون
پشت سر بوهر مانند شیر از جای برآمدند. و او را قهراً بوسط اطاق
برگردانیدند. و در این وقت شروع در معرکه شد. و ترتیب با سخت
قوی بود بحدی که با چهار نفر نمیتوانستیم او را زبون نمائیم. بلکه
یکی از بچه‌ها را متفرق ساخت. و زخمی که بواسطهٔ هجوم آوردن بر
پنجره و شکستن شیشه آن یافته بود، صورت و دستهای او را بهانه پر از
خون کرده بود و با وجود آنکه خون ضعیف می‌شد. وقتی توانستیم
[illegible] که تمام مقاومت و پهلوانی او [illegible] بود و
[illegible] را گرفته نزدیک بود او را خفه کند. و بالاخره پایش را

[illegible]　　　[illegible]

[illegible]　　　[illegible]

[illegible]

نیز قید کردیم - زیراکہ از فرار ادا یمن بنودیم - پس ہمہ برخاستیم و از خستگی نفس میزدیم[1]

پس ہومز گفت " اکنون کالسکہ خود ش بردم درراست دشمن است کہ در ہماں کالسکہ او را بہ ادارۂ امنیۂ[2] بریم و حال کہ حقیقت را دریافتیم و مشکل را حل ساختیم - از برائے شما ممکن است کہ ہر چہ بخواہید از من بپرسید - و من از ہمہ چیز شما را با کمال خوش حالی جواب دہم -

---

[1] ہانپنے لگے -
[2] کوتوالی -

فلیپاس فوق فیل را پسندید۔ با صاحب آں بہ کوتاہ
کردنِ[1] کرایۂ آں بگفتگو آغاز نہاد۔ ہندی یک قلم از کرایہ دادن
فیل خود ابا نمود۔ فلیپاس فوق در ہر ساعت[2] دہ پونڈ تکلیف
کرد[3]۔ ہندی قبول نکرد۔ بیست پونڈ۔ باز قبول نکرد۔ چہل پونڈ
باز نے!

ایں مبلغ کم مبلغ نبود۔ یعنی اگر فیل در پانزدہ ساعت بہ الہ آباد
برود بہای صاحب ششصد طلا منفعت میگذارد۔

فلیپاس فوق ہیچ طور در وضعش برہم نخوردہ بکوتاہ کردن فروش
فیل آغاز نہاد و بیک دفعہ ہزار طلا تشہیر ارشد ہندی از فروختن
نیز ابا ورزید۔ فلیپاس فوق میخواست کہ در قیمت فیل بیفزاید
ولے سیر فرد باری اورا بیک گوشہ کشیدہ گفت۔

پیش از آنکہ در قیمت فیل بیفزائید۔ ہر گاہ یک قدرے تامل
کنید بہتر خواہد بود۔

فلیپاس۔ بہ تامل حاجت نیست۔ چونکہ در راہ یک شرط بیست ہزار
طلا ہر گاہ دو برابر ایں قیمت را بخواہد من ہم ہیچ بارہم زیاں نکردہ خواہم بود۔

---

۱ طے کرنا ۲ فی گھنٹہ
۳ پیش

فلیاس فوق باز به نزد صاحب فیل آمده اول هزار و دو صد، باز هزار و چهار، باز هزار و هشت صد. نهایت بدو هزار طلا خریدار شد.

هندی یک لحظه تأمل کرده گفت:

فروختم

فلیاس. خریدم.

پاسپارتو ازین ضرر آقای خود رنگش زرد شده بود. سِر فرد مارتی نیز بگرداب حیرت فرو رفته بود.

داد و ستد تمام شد. فلیاس فوق بانکنوتها[۱] را از بکس کشیده به هندی حساب کرد. فیل به مال فلیاس فوق گردید. حالا تدارک کردن یک رهبر که هم رهنمائی کند و هم فیلبانی باقی ماند. یک جوان هندی پیش آمده این خدمت را بر ذمه گرفت. فلیاس فوق او را قبول کرده بخشش بزرگی باو وعده نمود.

هماندم فیل را بمیدان آوردند. جوان هندی که به فیلبانی خیلی آشنا بود در حال از ریسمانها و چوبها دو طرف فیل نشستگاهها ساخت

۱۔ بینک نوٹ

از قرینهٔ (رقولیبی) نمیدوش دو روزه را خریدند - فلپاس فوق به یک طرف
فیل و سیر فرومارتی به دیگر طرف سوار شدند -

پاسپارتو در میان بر پشت فیل سوار شد - جوان هندی بر گردن
فیل نشسته ساعت ۹ بود که براه افتادند -

هندی فیلبان نوجوان یک راه کوتاه و بریده را در پیش گرفته
فیل را بسرعت براند فلپاس فوق و سیر فرومارتی چون بفیل سواری
گاهے عادت نکرده بودند از جنبش حرکت فیل خیلے بی راحت بودند

پاسپارتو چون تمام بر پشت فیل نشسته بود جنبش بروز زیاده‌تر
تاثیر میکرد - حتی دو سه بار تا بخواست سخن بگوید زبانش بتاثیر جنبش
فیل در زیر دندانهایش آمد - خیلے افگار شد - با وجود این هم از خنده
و بیت خواندن و سخن‌ها کردن دائمی ایستاد - گاه گاهے از شیرینی
هائے که با خود داشت بخرطوم فیل داده و از گیوئی انگوری او گفته با فیل
ملاطفه میکرد -

بعد از دو ساعت که راه رفتند جوان هندی فیل را ایستاده کرد
و بقدر یک ساعت بجہت حیوان خرطوم کشان را استراحت داد فیل
از چشمهٔ آبے که در آنجا بود خود را سیر آب کرد و قدرے گیاه خشک را

سلہ زرتی -

ودرین جاها که هنوز انگلیسها بخوبی بر آن تسلط نیافته اند بعضی اقوام
وحشیهٔ هندی که در عادات مذهبیهٔ خود خیلی متعصب اند ساکن میباشند
اندو ورگاه گاهی ازین مردمان دیده می شد. که بطرف فیل و فیل
سواران بنظر بسیار کین و عداوت میدیدند - رهبر چون این انسانها
را خطرناک میدانست اصلاً به آنها تقریب نمی نمود -

فکر پاسپارتو را تنها یک چیز مشغول میداشت که آنهم این بود که
آیا فلیاس فوق چون به اله آباد برسد این فیل را چه خواهد کرد؟ آیا
همراه خود خواهد برد؟ این ممکن نیست؛ چونکه اگر مصارف بردن آن
با قیمت خریداری آن یکجا شود بسنگینی فیل یک مبلغ بعمل خواهد
آمد! پاسپارتو با فیل خیلی دوستی و محبتی بهم رسانیده. آیا اگر فلیاس
فوق فیل را به او بدهد، چه خواهد کرد؟ چه میکند، هیچ!

بوقت شام بر یک تپه[1] فیلبان توقف نمود. امروز تمام ده فرسخ
مسافه قطع نموده بودند که نیم راه را گویا قطع کرده اند. شب هوا سرد
بود. بر پای تپه یک معبد[2] شکسته موجود بود. رهبر و جوان در عمارت
مذکور یک آتشی افروخته مسافران بکمال اشتها طعام خوردند

---

[1] جبله

[2] ویرانه مندر.

بعد ازاں یک چند کلمہ درمیان آمدہ درپی آن خرخرہای خواب شان بلند گردید۔

فیلبان در پیش فیل کہ بیک درختی تکیہ زدہ بخواب رفتہ بود" تا بصبح بیدار ماندہ نگہبانی نمود۔ در شب ہیچ یک حادثہ بوقوع نیامد۔ گاہ گاہ بعضی غرشہای[1] شیر و فریادہای بوزینہ ہا از دور سکوت شب را خلل می رسانید۔

سیر فرو باری مانند یک عسکر بیدار ماندہ و خستہ خوابیدہ بود۔ فلپاس فوق چنان خوابیدہ بود کہ در خانۂ دماغش [illegible] خود باشد۔ پاسپارتو خوابہای بسیار خوف انگیز دید کہ دو سہ بار سپاہی[2] نیز او را تعقیب کردہ آوازہای خندہ شدۂ وحشی بر میکشید۔

وقتیکہ شفق طلوع نمود براہ برآمدند۔ رہبر ہندی امروز بوقت تمام واصل شدن خود را بہ آلہ آباد امید میکرد۔ در آخر دامنہ ہای کوہ (وندہیا)[3] باز یک قدری توقف کردہ و فیل را راحت دادہ براہ افتادند۔ بوقت ظہر در جنگلی کہ بسیار درختہای بزرگ و بہم پیوستہ داشت۔

---

۱ ڈکارنا

۲ سپاہی۔

۳ بندھیا چل۔

یک قدرے آرام گرفته و مسافران طعام خورده براه افتادند۔ به الٰه آباد ۱۲ فرسخ باقی مانده بود۔ تا به اینجا هیچ یک مانع تصادف نشده بود[1]۔ دریں اثنا فیل آثار رم خوردن و تلاش را گذاشت سیر قرومارتی پرسید که :-

چیست ؟

رهبر یک قدرے گوش نهاده گفت :-

بعضے صدا ها می آید اما نمیدانم که چیست ؟

بعد از کمی صدا ها زیاده شده۔ ایں صدا ها صدا ے دہل ها و شیپور[2] ها و های های یک جمع عجیبے[3] مشابهت داشت۔

پاسپارتو بکمال وقت گوش به آواز بود۔ فلیاس فوگ بے آنکه چیزے بگوید انتظار میکشید۔

رهبر از گردن فیل بر خرطومش فرو آمده بسوے جنگل بهر اے تحقیق کردن و دیدن آغاز نهاد۔ بعد از چند دقیقه واپس آمد و گفت :-

---

۱ پیش نہیں آیا تھا

۲ بگل۔

۳ بہت عجیب۔

یک جمعیت بزرگ براہماہاست کہ به این طرف می آیند۔ می آید
که خود را پنهان کنیم تا ما را نه بینند، چراکه مردمان وحشی می باشند۔
این را گفته فیل را در یک گوشهٔ جنگل میان درختان بهم پیوست
براند و تنبیه کرد که اصلا از فیل فرود نیایند۔ خودش نیز به یک وستیغے
که زود فرار نتوانند حاضر و آماده گردید۔

با پیوی النا نها و صداهای طبل و مزمارها رفته رفته نزدیک بیشتر
خواندنهاے گوناگون هندوی با آن سازها بهم می آمیخت۔ و یک
غلغلهٔ عجیبے برمی انگیخت۔

بعد از کمی از پنجاه قدم دور فیلیاس فوق در نمایش جمعیت بزرگ
(براہما) را بدید که به جانب وطن عظیمے می آمدند۔ سیاحین ما خود
را در میان برگها بخوبی پنهان کرده تماشاے گروه براہما
مشغول شدند۔ این موکب به جانب وطن براہماں بایں صورت بود۔
در صف پیش این موکب کاهنهاے کلاه پوشش جبه دراز
زرد پوش۔ ایستاده میرفتند۔ این کاهنها صداهاے بسیار غریب و عجیبے
لعنتی زمزمه باسته میچیی می سرودند۔ در دور دپیش این گروه کاهنها

ے برہمن کی جمع۔

ے [illegible]۔

زنان و پسران بسیارے که دہلها و طبل ها و دُهل ها مینواختند موجود بودند
در پی این گروه بر یک عرابه[1] بسیار بلندے که با شش گاو کشیده
میشد - هیکل مجسمه یک بتے که بشکل اژدها ساخته شده بود و خیلے
ثقیل المنظر و کریه پیکر می نمود رفتار داشت. گاوها و خود گاڑی[1]، و بت
با سے بسے رنگها و زینتها پیراسته شده بود - در گردن این بت از
کاه هاے خشک انسان، و دستهاے بریده انسان حمائلها[2] آویخته
شده بود -

سیر فرو مارتی این بت را شناخته گفت :-
(قالی نام[3]) آلهه هندوها ست که آنرا آلهه (عشق و ممات)
می شمارند -

پاسپارتو - رحمت ام صحیح؟ آقا ((عشق)) هیچگاه !
مهیر بچالی اشارت بسکوت کرد و پاسپارتو را سر فرو کرد -

در اطراف گاڑی این بت بسیارے از فقیرهاے برهنه که خود را
بزنجیرها میبستند، و خونها از بدن شان می برآمد، رفتار داشتند -

---

[1] گاڑی -

[2] هار -

[3] کالی کا بت -

در پے این گروہ، یک زن بسیار خوش شکل و شمایلے کہ لباسہاے
بسیار مزین، زیور و زینتہاے مکملی آراستہ و پیراستہ، و جواہرہای
ذی قیمتی بگلو دوستہا و سینہ اش آویختہ، و یک چادر زر تار بسیار
نازکے وجود لطیفش را سراپا پوشیدہ بود بہو شانہ و بچہ دانہ کہ
یکچند برہمن خوش لباس او را بزور میکشیدند رفتار داشت۔

این زن نوجوان بہندوہا ہیچ شباہت بہم نمی رسانید۔ چونکہ
مانند اوروپائیان سفید پوست بود۔ در پے این زن یک دستہ
جوشن پوش کہ تیغہاے برہنہ بدست داشتند میرفت۔ در عقب آنہا
بر یک تابوت بسیار مزین و مطلی[1] یک نعشے را می بردند کہ این
تابوت بر دوش مردان خوش لباس بزرگ منش بود۔ در اطراف
تابوت زنہای با زیور و زینت بسیار ست رفتار داشتند۔ در پے
این تابوت دستہ ہاے سازندہ ہا و در عقب آنہا گروہ گروہ زنان و
مردان رہلے میرفتند۔

سیر فرد مارلی بکمال محزونیت بہ این موکب[2] نظر دوختہ از ہمراہ پرسید
آیا این موکب (ستی) شدن نیست؟

---

[1] نشاندار
[2] جلوس

رہبر سر خود را در مقام تصدیق جنبانیدہ اشارت بہ سکوت نمود۔
این موکب براہہا رفتہ رفتہ دور شدند تا آنکہ سراسر از نظر سیاحین
پنہان گردیدند، وصداے شان نیز دور گردید۔

ہنگامے کہ سیر فرو مارتی از رہبر پرسید، فلیاس فوق لفظ (ستی)
را شنیدہ بود لہذا درین وقت از سیر پرسید :-

((ستی)) چہ چیز است ؟

سیر۔ ((ستی)) بہ اصطلاح ہندوہا قربانی انسان را میگویند۔ مثلاً
یک شوہرے چون بمیرد زن او خود را با او یکجا زندہ بسوزاند۔ این
زن سفید پوستے را کہ دیدید فردا بوقت شفق با آن نعشے کہ دیدید
سوختہ می شود۔

پاسپارتو۔ وای لعنت برچنین خیانت !

فلیاس۔ این نعش کہ بود ؟

سیر۔ گمان می برم کہ نعش کدام راجاے این طرفہاست۔

رہبر۔ نعش راجاے "بوندیلکھنڈ"[1] است کہ ہنوز در زیر تصرف
انگلیزہا نہ آمدہ است۔

فلیاس۔ این چہ عادت وحشیانہ است ؟ آیا این زن

---

[1] بندیل کھنڈ کا راجہ

برضاے خود چنان خود را زنده می سوزانند؟

رهبر - دیگر زنها اگرچه خودشان را برضاے خود می سوزانند، ولے وااسفا که این زن که شما دیدید برضاے خود خود را نمی سوزانند، بلکه بزور می سوزانندش!

فلیاس - از کجا میدانید؟

رهبر - میدانم، چونکه این زن هندو نیست بلکه از جنس طائفه "پارسی" است که من هم از همان طائفه ام، حکایت این زن را بخوبی خبر دارم - نه تنها من بلکه هرکس در "بندیل کهند" از این حکایت باخبر است

سر - اما چنان معلوم میشد که زن برضاے خود می رفت و هیچ مخالفت نمی کرد -

رهبر - بنگ او را بدود افیون و دیگر نشه یات بیهوش کرده اند، ندیدید که برهمنها او را از بازو گرفته میکشیدند؟

فلیاس - حالا کجا می برندش؟

رهبر - به "پیلاجی" که دو فرسخ ازین جا دور است میبرند، آنجا تا صبح می ماند بوقت دمیدن شفق میسوزانندش -

پاسپارتو - واے؛ ملعونها! بخدا خیلی افسوس است که این زن زنده بسوزند!

سپیر - خوب، حکایت او را کامل نکردید - زن چسان به راضی بسوختاندن خود نیست۔

رہبر - این زن "آعوڈا" نام دارد و از طائفہ پارسی ست، دختر یکے از سوداگران بسیار توانگر بمبئی بود - در مکتبہاے اوروپی در بمبئی تعلیم و تربیہ یافتہ است، زبان انگلیزی را بقدرہ یک انگلیزے میداند - ہنوز در مکتب بود کہ پدرش وفات یافت، دیگر خویشاوندان او بدون رضاے او دختر را بہ راجاے "بوندلکوند" کہ خیلے پیر و بد منظر بود تزویج کردند، دختر چون از عادات ہندوہا باخبر بود، یک سال پیش ازین کہ راجا بیمار شدہ بود از بیم سوختاندن فرار کردہ بود - وے اقربا و تعلقاتش باز او را گرفتار کردہ واپس براے راجا فرستادند - زیرا از مرگ این دختر خویشانش بمیراث بزرگی وارث می شدند۔

بعد ازین حکایہ رہبر جوان پارسی فیل را از جنگل برآوردہ پس براہ انداخت - وے فلیاس فوق او را بہ توقف امر کردہ بہ سپیر قرواترتی گفت ہرگاہ این زن را برہانیم چہ بدی خواہد داشت؟

سپیر - چہ؟ رہانیدن این زن؟!!!

سلہ جودھا باڈی

فلیپاس - بلے بقدر دوازده ساعت هنوز از وقت وعدهٔ خود
پیشم. همین دوازده ساعت را برای رهانیدن این زن فدا می سازم
سیر - اما شما حقیقتاً مالک رقت قلبیهٔ عظیمے بوده اید مستر فوق -
فلیپاس - بلے، سیر اگاه گاہے کرده قتش بیاید !
این فکر و تثبت فلیپاس فوق بحقیقت که خیلے جرأت وجسارت
عظیمے می خواست بلکه سراسر غیر ممکن می نمود -
مستر فوق، به این عزم و اقدام خود حیات خود را به تهلکه
می انداختند، و پای داشتن شرط خود را نیز در زیر نظر می گرفت،
با وجود این همه هیچ تردد نکرد - علی الخصوص که مانند سیر فرد مارتی
نیز یک رفیقے با او هم فکر و هم خیال بوده "بیائید بر پاسپارتو !
پاسپارتو از دقتے به این کار حاضر و آماده بود - این فکر و تثبت
آفندی او برو خیلے گوارا و پسندیده آمده بود - از این مرحمت قلبیه
آفندی خود یک محبت بے اندازه در بارهٔ او پیدا کرد -
تنها رهبر در میان بود که آیا او چه می کند؟ سیر فرد مارتی از او پرسید که را
تراچه فکر و خیال ست ؟
رهبر - من از طایفهٔ پارسیانم! این زن هم پارسی ست - لهذا به امر شما هستم -

---

[illegible]

فلیاس ـ آفرین رهبر!

رهبر ـ امّا این را هم بشما بگوییم که اگر گیر آمدیم نه تنها اینکه ما را بکشند عذابها و اشکنجه های بسیاری نیز خواهیم دید.

فلیاس ـ بلی! این معلوم است. تو فیل را بآن طرف بران.

بعد از نیم ساعت فیلبانان فیل را بقدر پنج صد قدم دورتر از معبد در یک بیشه ایستاده. اگرچه از آن جا چیزی دیده نمیتوانستند ولی صداها و هوی آن ارباب تعصب بگوش شان میرسید.

رفقا از فیل فرود آمده برای بدست آوردن زن بیچاره مذاکره و مشاوره آغاز نهادند. معبد "پیلاجی" را که زن در آن محبوس است رهبر بخوبی دیده و هر طرف آن را می شناخت. آیا وقتی که مردمان بخواب روند بمعبد داخل شده خواهند توانست؟ یا آنکه بشگافتن دیوار مجبور خواهند شد؟ این است که این مسئله ها در وقتی که بمعبد برسند معلوم خواهد شد! امّا چیزیست که لازم و ضروری است. همانا پیش از دمیدن شفق رهانیدن زن منظور است. زیرا بعد از آنکه بقتلگاه برده رهانیدن او از قدرت بشر قطعاً خارج است.

والحاصل تا بوقت شام همین گونه مذاکره ها بسر آوردند. و

بمجرد یکه پردۀ ظلمت شب فروهشته شد بسوی معبد روانه
شدند۔ دریں اثنا ہیاہوی و غلغلۀ ارباب تعصب کم شده میرفت، و
زمان استراحت شان نزدیک می شد۔ و بسببی که همه آنها
سرخوش افیون نوشی، و اسرار کشی که بآن عادت کرده اند هستند۔
لذا رو نزدیک شدن معبد را آسان میدانستند۔

جوان پارسی دریں جا نیز رہبری را از دست نداده در پیش
روی افتاد۔ بعد از آنکه بقدر ده دقیقه راه رفتند به پیش یک جوی
رسیدند۔ از آنجا بواسطۀ روشنی مشعلهای ارباب تعصب خرمن[1]
چوبی که در میدان برای سوختن زن بیچاره روی هم چیده، و
نعش راجا را بران نهاده بودند پدیدار گردید۔ صد قدم دور ازیں
خرمن چوب معبد دیده می شد۔

رہبر بصدای بسیار پست گفت:۔

"در پی من بیائید"

بکمال احتیاط درمیان ظلمت ها بسوی معبد روان شدند۔ هر طرف
را سکوت و سکونت فرا گرفته بود۔ مگر شاخهای درختان که بوزش[2]

۱؎ انبار۔

۲؎ بر پا ها۔

نسیم بحرکت می آمدند سکوت عمومی را خلل میرسانید.

رهبر در پیش یک راه تنگی که بسوی معبد میرفت توقف نمود.
در دور و پیش معبد هند. و با زن و مرد و خورد کلان مانند اشباح
میدان محاربه روی هم غلطیده بودند. در پیش هر دروازه معبد
دیده بانان و نگهبانان که بیک دست مشعل و بیک دست تیغ
برهنه گرفته بودند دیده می شد. و ازین معلوم شد که از دروازه
معبد بمعبد داخل شدن ممکن نیست.

رهبر از انجا پیشتر نرفت. رفقای خود را واپس کشید. رفقا نیز
این مسئله را درک کرده از انجا دور شدند. سپر فرو مارلی گفت:
هنوز نصف شب نشده است یک قدری صبر کنیم بلکه دیده بانها بخواب بروند.

رهبر- بلکه!

بنابرین فلیاس فوق و دیگر رفقایش در زیر یک درخت بزرگی نشسته منتظر ماندند
بحقیقت این انتظار بر رفقا خیلی سخت میگذشت. رهبر هر لحظه
از پیش رفقا برخواسته بسوی معبد میرفت و چون میدید که پاسبانان
بیدار و هوشیار اند واپس می آمد. تا به نیم شب همین صورت انتظار
کشیدند. باز هم غفلت پاسبانان بوقوع نیامد. دانستند که انتظار

---

۱ شاید

کشیدن غفلت پاسبانان بیجاست. بنابرین دیگر چاره باید اندیشید. برین قرار دادند که از یک طرف دیوار معبد رخنهٔ باز کرده بمعبد درآیند امّا این هم در زیر شبه بود که آیا برهمنها در درون معبد نیز بهمین بیداری و هوشیاری خواهند بود یا نے ایک قدرے مشاوره کردند بعد ازان باتفاق هم بگرد دیوار معبد که تنها جائیکه پاسبان بود حرکت نمودند. نیم ساعت از نیم شب گذشته بود که بے آنکه کسے ایشان را به بیند به دیوار معبد رسیدند. اگرچه درین طرف معبد هیچ کسے نبود و پاسبانے نداشت چه هیچ پنجره و دروازه و روزنهٔ نیز پیدا نبود.

شب خیلے تاریک بود. گرچه قمر چون در آخر ماه بود در نزدیک افق از میان ابر ها گاه گاه بصورت بسیار کم رنگی عرض دیدار نموده بغروب رخ نهاده بود. بزرگی درختان جنگل نیز تاریکی را افزون تر می نمود.

حالا در زیر دیوار یک سوراخ کشادن لازم بود و برائے اجرای این کار در پیش هیچ یکے از سیاحها بجز یک یک کارد خنجر مانند دیگر اسباب و آلاتے موجود نبود. جائے شکر است که دیوار معبد از گل و خشت ساخته شده بود. اندازه شگافتن آن خیلے مشکلات نداشت. یک خشت چون کنده می شد دو سه خشت دیگر خود بخود می غلطید.

پاسپارتو و جوان پارسی کوشش میورزیدند که بقدر گذشتن

یک شخص یک سوراخے بگشایند۔

کار خوب پیش رفتہ بود و نزدیک شدہ بود کہ سوراخ باز شود و
کہ ناگہان اندرون معبد یک آوازے برآمد، و بہ آں آواز بسے
آوازہاے دیگر مقابلہ نمود۔

پاسپارتو، و پارسی دست از کار برداشتند۔ آیا از سوراخ کردن دیوار
معبد مردمان داخل معبد آگاہ شدند؟ یا آنکہ دیگر حادثہ پیش آمد؟
بہر حال احتیاط لازم ست، و از اینجا دور شدن لابد است۔ بنا بریں
دزدان رہائی دہندۂ جان از پیش دیوار دور می جستند، و باز در زیر
درختاں آمدہ پنہاں گشتند۔ مقصد شاں ایں بود کہ ببینند چہ میشود،
ہرگاہ ایں صدا ہا از دیگر چیزے باشد کہ باز بکار آغاز کنند۔

اما دیدند کہ پاسبانان و برہمنان با مشعلہا ایں طرف دیوار نیز
آمدند، و بنای نقص و تجسس را نہادند۔ پس تا سف و حسرتے
کہ ازیں رہگذر بہ ایشاں حاصل آمد قابل تصویر و تعریف نیست،
چونکہ اندر داخل شدن معبد سراسر ناامید شدند، و رہائی دادن زن
بیچارہ بعید الاحتمال گردید۔ آیا بیچارہ را چساں رہائی خواہند داد؟
سر فرومارتی از فرط بیمار ناخنہاے خود را میجوید، پاسپارتو از
غضب بسیار بر آمدہ بود، و رہبر او را تسلی میداد۔ فلیاس فوگ

بے آنکہ حال درونی خود را ظاہر کند بکمال سکوت و برودت ایستادہ بود. سیر فرو مارتی گفت :-

ہر انقدر سعی و کوشش انسانیت پرورانہ کہ لازم بود بجا آوردیم. حاصل نشدن کامیابی بوظیفۂ انسانیت ماخلل نمی رساند. پس بجز رفتن دگر کارے براے ما باقی نماند۔

فلیپاس :- نے، ہنوز نہ دیدیم. صبر کنیم. بلکہ این فرصتے کہ حالا فوت شد در دقیقۂ آخرین بدست آید!

سیر :- اما چہ امید می کنید؟ بعد از دو ساعت آفتاب می بر آید۔

سیر فرومارتی میخواست کہ مقصد فلیپاس فوق را از چشمانش بفہمد. آیا این انگلیز خون سرد بر چہ چیز قرار دادہ است، و ہنوز چہ امید می پروراند؟ از چشمہاے فلیپاس یک شعلۂ وحشت نماے لمعہ میزد. آیا چہ فکر می کند؟

اگر این تصور را داشتہ باشد کہ در وقت اجراے جنایت[1] یعنی در وقتیکہ زن مظلوم را براے سوختن می برند، بر جلاد ہا ہجوم بردہ زن را برہاند۔ این فکر و تصور او را بجز جنون محض بود گر چہ چیز حمل نمایم!

بہر صورت رہبر پارسی رفقاے خود را در آنجا نگذاشت. باز پس

---

[1] گناہ، جرم

بجائیکہ اول در آنجا بودند ببرد۔ چونکہ از انجا بے آنکہ کسے ایشان را ببینید۔ ایشان ہمہ حرکات موکب را بخوبی دیدہ می توانستند۔

پاسپارتو در ہمانجائیکہ بود بر یک شاخ درختے تکیہ زدہ یک فکر و تصور بسیار عجیبے بسرمی پرورانید، و مبہوت در دریاے اندیشہ رفتہ بود یکبارہ خود بخود گفت کہ: "ایں چہ فکر دیوانہ گی؟" باز بہ اندیشہ فرو رفت۔ باز خود بخود گفت: "چرا نشود؟" ایں را گفتہ و حتیٰ از رفتن رفقاے خود نیز آگاہ نشدہ، از درختے کہ بر آں تکیہ زدہ بود جدا شدہ درمیان علفہا[1] و سنبلہا[2] غوطہ خوردہ پنہان گردید۔

ساعتہا مرور نمود۔ ضیاے خفیفے کہ در افق پدیدار آمد رسیدن وقت را خبر داد۔ درمیان مردمانے کہ ہمچوں مردہ گان افتادہ بودند یک حرکتے بظہور آمد۔ طبلہا و دہلہا بنواختن آغاز نہاد۔ ہیبت خوانیہا ہای ہوہہا، فریادہا، فتنہا از ہر طرف بلند گردید۔ مگر ساعت فدا کردن زن مظلوم بیچارہ نزدیک شد۔

دروازہ ہاے معبد باز گردید۔ روشنی داخل معبد دیدہ شد۔ زن مظلومہ را دیدند کہ دو برہمن از بازو ہایش گرفتہ از معبد بروں

---

[1] گھاس

[2] نرکل

برآوردند۔ بیچارہ از دود افیون بیہوش بود۔ باوجود آں ہم بیک
قوت غیر اختیاری خود را از دست ظالماں رہانیدن بخواست۔
دل سیر فرو ماری بطپیدن آغاز نہاد۔ بیک حرکت غیر اختیاری دست
فلیاس فوق را فشردن گرفت۔ دید کہ بدست خود فلیاس فوق یک
خنجرہ برہنہ گرفتہ است۔ دریں اثنا مردان بیکسو شدند۔ زن بیچارۂ
نوجواں را برہمنہاے ظالماں از میان مردمان گذرانید۔

بعد از دو دقیقہ بنزد خرمن چوبہائیکہ از صندل و عود وغیرہ خرمن
شدہ بود رسیدہ توقف نمودند۔ برہمنہا از طرف بدعا خوانیہاے
خود آغاز و سازہا و سرودہا و طبلہا و مزمارہا بشدت نواختن و
مساز گردیدند۔

زن بیچارہ را کہ سراسر از خود گذشتہ بود، سہ چہار نفر بر خرمن
چوب بالا برآوردند، و در پہلوے نعش شوہرش بخوابانیدند۔ یک
مشتعلے را بیک گوشہ خرمن کہ بار وغنہاے مشتعلہ[1] چرب شدہ
بود، نزدیک کردند۔ چوبہا در حال بشعلہ وری آغاز نہاد۔

فلیاس فوق بشدت تمام با خنجرے کہ بدست داشت بسوے
خرمن دویدن گرفت، ولے ہنوز بخرمن نارسیدہ یک منظرۂ بسیار

---

[1] بھڑک اُٹھنے والا۔

خارق العاده[1] او را بر جایش توقف داد، صداهای پر خوف و خشیت
از مردمان بلند گردید. و همه مردمان و جمله برهمنان بسجده افتادند.
مگر راجا اینکه، و بر خرمن چوب افتاده بود دفعةً بیک خارقه[2]
(قالی) نام الله چند و بازنده شده بپا خواست. و زوجهٔ خود را بدو
دست خود گرفته از سر خود بالا بر آورد، و یک صدای مهیبی برکشید.
جمله مردمان موکب "قالی قالی!!" گفته سر بسجده نهادند. نعش
مذکور زن را بدوش انداخته از میان دودها، و آتشها از خرمن فرو آمد
و در حالیکه فقیرا، و کاهنها، و برهمنها بسجده بودند از میان آنها گذر
کرده بدیدن آنها نهاد، و تا بجاییکه سپاهیان توقف داشتند رسید.
فلیاس فوق و سیر فرومارتی بکمال حیرت این منظرهٔ خارق العاده
را تماشا میکردند. جوان پارسی را لرزه گرفته بود. پاسپارتو که
میداند که چه حال دارد و چه میکند!!

دفعةً همین کلمه شنیده شد که:

"چابک بگریزیم! بگریزیم!"

گویندهٔ این سخن مگر پاسپارتو بود!

بر جنبیده که پاسپارتو چه اندیشیده بود، و چه جرأت بکار برده بود!

---

[1] خلاف عادت.
[2] کرامت.

پاسپارتو از پیش درختے کہ بران تکیہ زدہ، وراے میز رد۔ درمیان
علفہا و نے ہا آہستہ آہستہ تا بخرمن چوب خود را رسانیدہ است،
و بہ احتیاط تمام بر خرمن بالا بر آمدہ لباسہاے راجا را بسر لباسہاے
خود در بر کردہ است۔ دگویا خود او راجا بودہ زن خود را در آغوش
کشیدہ و بہ این صورت تا بہ نزد رفقاے خود آمدہ است۔ بعد
ازین کار بجز اینکہ خود را بفیل رسانیدن، و فرار نمودن دگر کارے
باقی نماندہ است۔ اگرچہ بعد از فرار کردن آنہا این حیلہ از طرف
برہمنہا مکشوف گردید[1]، و بر حقیقت مسئلہ آگاہ شدہ عقب گیری
فراریہا را کردند، ولے از گلہ[2] ہاے برہمنہا کہ در پے آنہا
می انداختند بجز اینکہ یک گلہ کلاہ فلیاس فوق را سوراخ نمودہ
درگذشت۔ دیگر ہیچ ضررے بفراریہا و ہیچ شخصے بہ آنہا نرسید۔

---

[1] ظاہر ہو گیا۔

[2] گولیاں۔

اعجوبۀ سیبریا

سیبریا یکی از ممالک روس و خیلی سرد و بد هواست. بطوری که دولت روس آنرا محبس مخصوص ساخته و هر کس بجنایات سیاسی یا ملکی مقصر شده به آنجا میفرستند. که در آن سرمای سخت و هوای مهلک گرفتار مانده در معادن کار کنند. مشقت و زحمتی که به آن بیچارگان میرسد بیش از آنست که بتحریر و تقریر آید. و غالب ایشان بجز دیگه دو ماه در آنجا مانده از فرط زحمت و مشقت این جهان فانی را وداع میگویند. مظالم و تعدیاتیکه بر محبوسین بیچاره وارد

شده تصور دارد.

ملیحه جرم

میشود۔ باندازۂ است کہ در مملکت روسیہ فقط اسم سیبیریا ثانی[1] جہنم در سائر ممالک می باشد و ندرۃً واقع میشود کہ کسے از محبوسین بتواند خودش را ازان جہنم ثانی مستخلص بسازد۔ زیرا کہ غالب سال تمام راہ ہا از برف مسدود و منقطع میشود۔ ومواظبت[2] ومراقبت[3] مامورین بدرجۂ است کہ وسیلۂ نجات محبوسین فقط منحصر بمرگ است۔ وغیر ازآں کسے بفریاد آنہا نمی رسد۔ وگرہ از کار فروبستۂ آناں نمی کشاید۔ ہزاران نفوس محترمہ بدین طور رہسپار وادی عدم گردیدہ اند۔ ہر سالہ چندین ہزار نفر بداں مملکت پر مہلکت نفی[4] شدہ از فرط گرسنگی وسرما بامراض مختلفہ مبتلا گردیدہ آخر الامر بیار دیگر میروند۔ فضائے آں خطہ[5] مشتور از قبور آنہا نیست کہ بتقصیرات سیاسی متہم گردیدہ از خانوادہ ووطن خود مہجور ودر آنہا ساکن قبور شدہ اند۔

---

[1] قائم مقام۔

[2] حفاظت۔

[3] نگرانی۔

[4] جلاوطن ہوکر۔

[5] یعنی بھرا ہوا۔

یکے از نجیب زادگان روس موسوم به دپراسکوی لاپولوف(۱)
صاحب نسب عالی بود۔ واو اخر قرن اخیر در جنگ روس و عثمانی
مردانگی بخرج داده۔ وے چندے بعد ازآں وے را متہم ساختند کہ
برخلاف دولت مرتکب جنایت شده۔ و بدون اینکہ مجالش دہند
کہ برائت ذمہ خود را اثبات نماید۔ محکومش ساختند۔ کہ بہ سیبریا
نفی شود۔ و ہر قدر استرحام و استدعا نمود۔ بجاے نرسید۔ لاپولوف
و زن و دختر او را کہ طفلے کوچک بود بدان مملکت پر وحشت
و بد ہوا فرستادند۔ و فقط غذاے محبوسین با و میدادند۔ بیچاره
دید کہ ایں مملکت ثانی جہنم و ثانی اشنین دوزخ است۔ و زمین
آنجا تا مدت زیاده از برف پوشیده مستورند۔ و در حقیقت اہالی
آں زنده بگور یا مرده بیروں از گور ہستند۔ و در فصل تابستان کہ
چنداں طول نمی کشد قدرے در مزرعہ کار داشتند۔ و دختر شان
با کمال بشاشت در آں کار مشارکت می نمود۔ و خیلے خوش وقت بود
کہ احتیاجات خانواده را تا اندازۂ رفع نماید۔ و در حصول راحت
والدین بدل مجہود کند۔ پراسکوی نیز چوں خبر از اس ترتیبے نمیداشت

سائبیریا [illegible]۔

دوزخ کا ایک طبقہ یعنی [illegible] ۔ [illegible] کی تشریح کی ہے۔

خودش را بداں حالت معتاد ساخت و قانع بود۔ اگرچہ دخترش
بمید انست کہ سبب ایں بدبختی دائمی پدر وعلت اندوہ وتشویش مادر
چیست۔ معہذا اتا اندازہ کہ بیتوانست ساعی بود ہر دو را تسلی دہد
وموجب مسرت شاں شود۔ فقط وقتیکہ بسن پانزدہ سالگی رسید
ملتفت شد کہ پدرش نفی شدہ مقصر دولت است۔ روزے [1]ناگہانی
از کار خود مراجعت کردہ دید پدرش در کمال اندوہ وحزن نشستہ۔
زیراکہ عریضۂ استرحامی با[2]ایمپراطور نوشتہ و قبول نشدہ بود۔ لہذا فوراً
مصمم گردید کہ خودش [3]بپطرزبورغ برود۔ و[4]شخصاً استخلاص پدر را
بخواہد۔ اگر ایں عزم را بوالدین خود میگفت در نظر شاں خیلے خطرناک
وبے ثمرہ جلوہ میکرد۔ وے ابداً یکے اثر از [5]ننمود۔ و بعضے روز ہا
در جنگل نشستہ از خداوند استعانت می جست کہ عزم خود را بوالدین
بگوید و سپس از عہدۂ اجرائش برآید۔ اشکالات وموانع را بخوبی

[1] اچانک۔

[2] امپرر۔ شاہنشاہ۔

[3] پیٹرزبرگ۔

[4] بذات خود

[5] ظاہر کرنا۔

میدانست زیرا که پطرز بورغ تا سیبریا صدها میل مسافت داشت وگذشته از آن والدینش باندازهٔ تنگدست بودند که نمی توانستند باجرای این خیال مددے نمایند. و برفرض هم که متمول بودند در جنگلهای سیبریا هیچ وسائط مسافرت موجود نبود. و مسافر بایستی آں راه دراز را فقط پیاده طے نماید. بدون اینکه از خیال آں همه عوائق[1] مرعوب وخائف شود. نقشهٔ عزم خود را بوالدین اظهار کرده استدعا نمود قبول نمایند. ولے ایشان بطورے آں ترتیب را تلقی نمودند که از هر جهت نزدیک بود دخترشان از این خیال منصرف شود. اولاً حرف او را فقط مایهٔ مضحکه و مسخره پنداشتند. ولے بعد ازاں که دیدند در عزم خود ثابت است. پدرش در آں خصوص با وے مباحثه[2] کرده امر نمود که دیگر این ترتیب را اظهار ندارد. تا مدت سه سال دختر در تحصیل اجازه اقدامے نکرد. و در ظرف آں مدت مادرش بمرضے شدید مبتلا گشت. و بتأنی[3] شفا یافت. وقتیکه دختر بپرستاری[4] مادر

---

[1] مصائب -

[2] مباحثہ کرنا -

[3] دیر میں -

[4] تیمارداری -

ممارست می نمود. بخوبی آموخت که چگونه زحمت کشد و صبوری پیشه
نماید. و بالآخره بعد از آنکه نزدیک بود صحت و توانش از فرط
یاس اختلال بپاید. والدینش برفتن وے صلح[1] نهادند. ویے باکمال
اندوه و حزن این مطلب را قبول نمودند. وچون احساس میکردند که
دیگر دختر را نخواهند دید. با وجود این همه موانع براه افتاد، و مسافرتے
آغاز نمود که هیچ زنے بدان مبادرت نکرده بود. در طوفان و سرمای
زیاد حرکت نمود بطورے شدت[2] داشت. که پاهایش آبله زده و
نتوانست بیشتر حرکت نماید. دهقانے او را دیده برحال زارش
ترحم آورده وے را بخانه برد. بعد از چندے توانست که باز
بمسافرت پرداز د وے زود بعد از آن زمستان آغاز نمود و او را
مجبور ساخت که هر جائیکه مردم بیگانگان پناهش دهند مسکن گزیند.
نزدیک بود که امیدش بنومیدی مبدل شده و سودای آن کار از
سرش بیرون رود که برحسب اتفاق در شهر داکا ترتیج[3] بورگ با
خانمی رؤف و مهربان دوچار گشته. و او چنان از سرگذشت وے

---

[1] اجازت دادن۔

[2] انتہائی۔

[3] جگہ کا نام

متأثر گردید. که در جهازے که به نیچوے[1] میرفت محلے چند روزے مرتب کرده باو سفارش نامہ باسم کسے که در دربار نفوذ[2] داشت عنایت نمود. در این مسافرت طوفانے در رودخانہ[3] رخ داده نزدیک بود دختر بیچاره را بہلاکت برساند و امید دے و والدینش را مبدل بیاس نماید. کشتی ایشان واژگون گردید. واگرچه او از مخاطرۂ غرق شدن نجات یافت ولے از شدت سرما تب سختی باو عارض گشت. همین که به نیچوے رسیدند او را بصومعه بردند واز حسن مواظبت راهبات شفا و صحت یافت. و وقتیکه میخواست از آنجا روانہ شود رئیسہ راهبات وجہے باو داد که در سورتمہ[4] مخصوصے مسافرت نماید. بدین طور هیجده ماه تمام گذشت. و آں وقت بپطرزبورغ رسید. و [illegible] کرد که کارش بے نهایت مشکل و حل مشکلش غیر محتمل[5] می باشد.

---

[1] جگہ کا نام۔

[2] رسوخ۔

[3] سمندر

[4] برف پر چلنے والی گاڑی۔

[5] مشکوک

چندیں روز در خارج مجلس[1] شنا نشسته - زامیدوار بود کسے بیند که
بحالش ترحم بود و در حصول ناموش مدد و مساعدت فرماید - و لے افسوس
که مرادش بر نیامد و بعضے فقط بحقارت و شناعت بر او نگریسته - بر بعضے
ورحق او تمسخر[2] و مضحکه رفتار میکردند - و آنهائیکه از دیگران رؤف تر
بودند فقط قلیلے وجہے باو میدادند - تا مدتے مدید افق امیدش بسے
تیره و تاریک بود و بیچاره در آں سواد اعظم به پنج فقر و فاقه مبتلا و
بیاس و حرمان آشنا ماند - بالاخره فرصتے بدست آورده سفارش نامه
خانم را بصاحبش رسانید - ایں مطلب کار وی را دیگرگوں ساخت -
و آثار توفیق ظاهر گردید - سرگذشت وے چناں باعث تاثر بود
که بعد از مدتے مدیدے بحضور نادرشاه مشرف گردید - و با نهایت
سادگی بدون هیچ ترس و خوفے حکایت خود را چنیں بیان نمود که
میخواهد پدرش را عفو نماید - بلکه مجازات[3] وی را بچیز دیگر مبدل فرماید
علیا حضرت از آں واقعه متاثر گردیده وعده داد که نزد پسرش درحق
آنها وساطت فرماید - و زود بعد از آں دختر بحضور امپراطور روس

---

[1] دربار شاهی - دار الامرا -

[2] مذاق -

[3] سزا -

دپال اول) مشرف‌یاب گردیده عرض حال خود را شفاهاً[1] بخدمت آن
اعلیحضرت اظهار نمود. نتیجه این ملاقات همین شد که امپراطور معظم پدر
وے را آزاد و مطلق العنان ساخته اموال او را نیز مسترد داشت
و چون بخواست در بارهٔ دختر مرحمتے مخصوص فرماید و از وابستگی وی
نسبت بوالدین تجدید و تحسین نماید. اجازتش[2] نمود که دو نفر منشی دیگر را
هم با پدرش تبعید[3] روند. و آنها را نیز مرخص سازند. وقتیکه این فرمان
شاهانه ببیرپال رسید همهٔ مردم نهایت مسرور گردیده بحالی اندازه
در شگفت بودند. دختر از والدین خود خواهش کرد که در صومعهٔ بیجوی او
را ملاقات کنند. و مصمم شد بقیه عمر را در آنجا بگذراند و بخیال خودش
بهترین شکرانه که از جهت آن نعمت ادا نماید همان بود که رهبانیت[4]
را اختیار کند. اگرچه دریغ بود که چنین ناسخے پردل[5] بخودی خود از دنیا
انقطاع ورزد و بیش از آن با بنای نوع خود نیکی نماید. و لے درایں

ا؎ خود اپنے منہ سے

۲؎ اختیار۔

۳؎ جلا وطن۔

۴؎ ترک دنیا کرکے بن بن جانا۔

۵؎ پرجوش یا باہمت۔

کار نیز مثل سایر مواد ثابت قدم بود. بعد از هشت روز والدینش
از دست جدا شدند. و او چندان زیست نکرده بتاریخ ۸ دسمبر
۱۹۰۲ء مطابق ۱۳۲۰ هجری این جهان فانی را وداع نمود. ولے
از شجاعت حقیقی چنان اسمے از خود بیادگار نهاده که هیچ وقت
فراموش نخواهد شد.

کودک کوهستانی

چیزے کہ موضوع بحث ما است کودکے است کہ در فرانسه در کوه یافتہ و بدکتور (ایتارو) تسلیم نموده اند کہ او را تابع قوانین و تجربہ ہائے تربیتی بدارد۔

بنده در اینجا قدرے از تدقیقاتے کہ در باره او شده است ذکر می نمایم تا ببینید کہ بواسطہ ممارست و تمرین[1] چہ گونہ حواس وذکاء نمو یافتہ منتبہ می شود۔

عمر این کودک تقریباً یازده یا دوازده سال می شد۔ و ہمیشہ در جنگل در فرانسه زندگانی می کرد۔ سہ نفر از صیاد ہائے کہ

---

[1] مشق

در جنگل رفته بودند او را دیده تعقیب[1] نمودند. بالاخره در بین این که می خواست از دست این اشخاص فرار نموده به درختے بالا برود دستگیر[2] شده او را در یک برجے که در آن نزدیکی ها بود بردند. این بچه بعد از یک هفته دیگر دوباره بکوه ها فرار نموده و در سخت ترین سرمای روزهاے زمستان بر سر کوه هاے بسیار خطرناک می گذرانید وشبها را در جاهاے خلوت پنهان می شد. ولے روز ها قدرے نزدیک ده[3] ها می شد. بعد از انها مدت هاے زیاد باین اشکال زندگانی می کرد روزے از روزها بمیل خودش داخل یک خانه می شود

بعد از این کودک یک دو روزے در این خانه مهمان می ماند ابتدا او را به دارالعجزه سنت افریپ و سپس به رودز نقل می نمایند. و مدت زیادے دران جا می ماند. این کودک در تمام جاها از مردم گریزان و همیشه متحرک و بیتاب و حاضر از برای فرار بود.

یک وزیرے که حامی فنون بود فکر نمود براین که عالم فن می تواند از این کودک استفاده نماید، و امر نمود تا کودک را بپاریس

---

[1] پیچھا کیا۔

[2] پکڑا گیا۔

[3] گاؤں۔

بفرستند، لذا در آواخر سال ہشتم انقلاب او را بپاریس بردند احوال این کودک را ذکر نمائیم۔

چرک[1]، ستکره و ہمیشه در حرکت و خود را تکان میداد۔ اگر کسے بخلاف میل او حرکت می کرد او را دندان گرفته لکد و پنجه می زد۔ و ہیچ علاقه و محبتے نسبت باشخاصے که باو خدمت می نمودند پیدا نمی نمود۔ و نسبت بہیچ چیزے الفت نداشت۔ بیشتر حواس و حس او باطل و عاطل[2] مانده بود۔ از گوش کرد و از زبان لال بود لذا او را بموسسه[3] ہائے که بجهت تربیت اطفال کر و لال ترتیب داده شده بود بردند۔

قبل از انکه شکل و طرز مساعی در باره او را ذکر نمائیم منتہائے آں کودک را بیان خواہیم نمود۔

برحسب راپورتیکه پاپز در خصوص این طفل میدہد می نویسد برانیکه حواس این کودک آں قدر عاطل و بیکار مانده۔ که بعضے از حیوانات اہلیه[4] از او متحسس تر و با ہوش تر بودند۔

---

[1] میلا۔ [2] بیکار۔

[3] تعلیم گاه

[4] پالتو یا پالتو۔

نگاہ ہایش بے معنی و ہمیشہ نظرش را از چیزے بچیز دیگرے می انداخت۔ صدایش بسیار خفہ و گرفتہ بود۔ بہتر و خوش ترین بوا با بدتر و کریہہ ترین رایحہ ہا در نظر او یکساں بود۔

ایں طفل نسبت باحتیاجات خود وقت و اعتنائی نداشت سایر ملکاتش[1] بسیار محدود بود۔ مثلاً دری کہ بستہ بود نمی توانست باز نماید و اگر خوراکش در جاے بود کہ دستش باو نمی رسید نمی توانست یک صندلی در زیر پاے خود گذاردہ آں را بدارد مقصد خود را اگر[2] باشارہ باشد نمی فہماند۔

و بدون ہیچ سببے از حالت حزن و اندوہ زیادے کہ در او نمایاں می شد مشغول خندہ و قہقہہ دار می شد۔ و دارائے ہیچ گونہ حسیات اخلاقیہ نبود۔ فقط گرسنگی را می توانست فرق و تمیز بدہد۔ تمام خوش حالی و سرورش بود کہ ذائقہ اش مشغول فعالیت[3] می شد۔ جز چند فکر پراگندہ و دیگر دارائے افکار مسلسلے نبود کہ بتواند رفع احتیاجات خود را بنماید۔ دارائے یک زندگانی حیوانی صرفے بود۔

---

[1] قوتیں۔

[2] اگرچہ۔

[3] کام کرنے میں۔

زپنیل) چنین گمان می کرد که ممکن نیست این کودک را تربیت نمودن در مقابل تربیت این حیوان عاجز است۔
سیمہ ایتار د امید قطعی داشت که ممکن است این طفل را تربیت نموده و می گفت: برا اینکه این طفل را از خروی در جنگل گذارده اند۔ و مدت زیادی یکه و تنها مانده است۔ در وقتے که او را بپاریس نقل نمودند دارای یک زندگانی بسیار پستی بیش نبود۔ و چیزہائے را که گروه مردم دوست داشته استعمال می نمودند از قبیل لباسها، و نشستن در خانه ها و خوردن خوراکها او هیچ دوست نداشت۔ نسبت به تمام این احتیاجات و تمایلاتے[1] که ما داریم او لاقید صرف بود۔ حرص زیادی به دون داشت۔ گاہے با سخت ترین مراقبتے که درباره او می شد فرار می نمود۔ چون او را کفش پوشانیده بودند قدرے آهسته تر از اول و لے بیک شکل مخصوصی راه میرفت و قدمهایش مساوی باهم نبود۔
و هر چیزے که بدستش میرسید فوراً آن را می بوئید و بیجوئید۔ احتمال کلی دارد که در این مدت گیاه خوار بوده است۔ در یکے از روزها یک مرغ مرده را باو دادند۔ فوراً پرهای

---

[1] خواهشات

آں را کندہ و شکمش را با ناخنہاے خویش دریدہ و آں را
بوئید و سپس دور انداخت ۔

در جاہای مختلف بدنش بیست و سہ زخم یافتہ می شد کہ
از مشاہدہ آں معلوم می شود ممکن نیست انسان را با حیوانات
مقابلہ نماید ۔

نخستیں روزہاے کہ کودک را در جمعیت بشری آوردند جز
بلوط و سیب زمینی و بلوط جنگلی چیز دیگرے نمی خورد ۔ دارا ے
ہیچ صداے نبود ۔ و وقت خواب میل نداشت کہ در رخت خواب
بخوابد ۔ و وقتے کہ او را دستگیر نمودند لخت و عور[1] بود ۔

در ایں دوازدہ سال کہ عمر نمودہ بود ہفت سالش را بدیں
شکل بر سر کوہ ہا بیگذرانید ۔ چنیں گماں می رفت کہ در چہار
پنج سالگی ایں طفل را در جنگل گذاردہ رفتہ اند ۔ و نظر بعلامت
کاردے کہ در گردن او یافت می شد گویا او را در جنگل آوردہ
و بعد از اینکہ سرش را بریدند بگمان اینکہ دیگر خواہد مرد او را
گذاشتہ و رفتہ اند ۔ و لے بہر شکلے کہ ہست آں زخم خوب شدہ
و خداوند زندگانی تازہ بآں طفل می بخشد

---

[1] ننگا ۔

تربیت و چند کلمه حرفی که تا آن وقت نیز یاد گرفته بود است بواسطه ماندن در جنگل بکلی از یادش میرود۔

فصل اول

عادات و زندگانی اجتماعی

این کودک خیلی حریص بزندگانی ورانزوا بود۔ باستثنای وقتیکه گرسنه می شد۔ باقی اوقات را دریک کنج باغچه می خوابید۔ یا این که در زاویه های خانه پنهان میشد۔ وظیفهٔ مربیان نسبت باین کودک این بود که همیشه مراعات او را می نمودند مادام کرین که تربیت این کودک را باو واگذار[1] نموده بودند مانند یک مادر مهربان میکوشید۔

علاوه براین که ضدیت با عادات و اخلاق او نداشت همراهی نیز می نمود۔ این کودک مانند وحشیهاے ممالک گرم سیر[2] چهار چیز را فقط میدانست: خوابیدن۔ خوردن۔ عاطل ماندن۔ در دشت و صحرا دویدن۔ چیزے که این کودک را مسرور می نمود

---

[1] سپرد کرنا۔

[2] گرم ملک۔

این بود- همراهی بادے در آفتاب- خوابیدن- و زیاد خوردن-
و همچنین اگر رفاقت با او می نمودند در دویدن در هوای دور
بین اینکه در دشتها میدوید اگر ناگهان هوا تغییرے می نمود خیلی
خوش حال و مسرور میگردید-
هنگامے که این کودک در اطاق خود بود اگر مراقبتش می نمودند
میدیدند که با یک حرکت یک نسق کسالت آوری همیشه تکان
میخورد و چشم هایش را به پنجره میدوخت و با یک نظر باسمان نگاه میکرد-
و اگر در این بین یک تند بادے میوزید یا آفتابے که در ابرها
پنهان بود یک مرتبه آشکار می شد و نور درخشان او یک مرتبه بزمین
میرسید کودک با یک قهقهه می خندید-
دستهاے خود را بر چشمهایش میگذارد و دندانهاے خود را فشرده
و یک وضعیت موحشی بجهت حاضرین تشکیل میداد-
یک روز صبح که برف می بارید و کودک هنوز خوابیده بود بلکه
بیدار شده فریاد با اینکه علامت ذوق و خوش حالی او بود زد و وقتیکه
از رخت خواب بیرون آمد ابتدا او به پنجره سپس رو بدر دوید و با یک
بے صبری تمام رو به پنجره آمد و شروع نموده میدوید- روے برفها می غلطید
و با دستهایش برف ها را می کند- همیشه هنگام برف باریدن که یکے

از حادثه هاے طبیعت است این قسم حیاتش بجوش نیامده بلکه گاهے
در این قسم حادثه ها ساکن و متاثر دیک وضعیت مالیخولیا واری بخود
می گرفت. هنگامے که هرکس از شدّت سردی هوا از باغچه فراری نمود
او داخل باغچه شده بالاخره درکنار حوض می نشست. و چشمش را
بحوض دوخته برگهاے خشک در آب میریخت. مرتبه اش
ساعت هاے درازے بجز صورت و خیالات مالیخولیائی او
می نگریست. بیشتر شب هاے مهتاب برخاسته و نزدیک پنجره اطاق
میامد و مهتاب را تماشا می نمود. نظر براپورت مامور مخصوص شب او
این کوچک مقدارے از شب را برپا ایستاده گاهے گردن کشیده
چشم هایش را بصحرائی که بواسطه مهتاب روشن دوخته و بیک
حالت مبهوتی می گذرانید.

سکونت و بے حرکتی خود را بایک فاصله هاے تکرار نموده بالاخره
یک نفسهاے درازے کشیده صداے آه که علامت شکایت و
تحسر او باشد با آنها همراه می شد.

ابتدا کوچک راه رفتن را ندانسته میدید. و در اول بجهت
اینکه یک مرتبه از این عادت کوچک جلوگیری نگردد. مرتبه هنگامیکه
او را بگردش می بردند مجبور دلبود که درخیابانهاے پارس از عقب

او بدو دو او را از دویدن که عادت سابق او بود منع نمایند تا بتدریج براه رفتن عادتش دہد۔

فصل دوم

بیدار نمودن احساسات او با چیزہای بسیار محرک

بعضی از علمائے فیزیولوژی[1] چنین ادعا می نمایند که حواس انسان نسبت بزیادی تمدن تیز و حساس تر میگردد۔ و احوال این کودک این ادعا را ثابت می نماید، ہرچند ضعف حواس کودک را اجمالاً ذکر نمودہ ایم ولے اینک قدرے بیشتر شرح میدہیم۔ این کودک در سرد ترین اوقات یکتا پیراہن بربرفہا غلط می زد[2] و از گرما متاثر نمی شد۔ ہرگاہ آتشے از منقل می افتاد بدون عجلہ باانگشت گرفتہ آنرا بجائے خود میگذارد۔ در مطبخ آتشپز خانہ در آب گرم دیگ دست دراز نمودہ سیب زمینیہا را در آورد۔

عربیہ میگویند سوراخہائے دماغ او را پر از خاکہ تونو[3] نمودہ ولے

---

[1] فزیالوجی۔ [2] لوٹتا تھا۔

[3] تماکو۔

جلدی اقوام جنوب برشما لیها حرارت است لذا هر روزه کودک را در
آب بسیار گرمی استحمام[1] می نمودم و سرا در را نیز با چنیں آب گرمے
می شستم - پس از چندے کودک قبل از آنکه داخل آب حمام شود
پا گذارد و تفحص و جستجوے از گرمی آب حمام نماید - هرگاه آب حمام
معتدل بود داخل می شد و اگر زیاد گرم بود داخل نمی شد -

و ائیں بعد فائده رختهاے که همیشه بزور بار می پوشانیدید فهمید -
بایستی یک قدم دیگرے پیش رفت و وا داشت برا اینکه لباسش
را خودش بپوشد - لذا هر روزے که برمی خاست او را در معرض[2]
سرمائی گذاردم -

آں وقت رختهاے خود را جستجو می نمود - همیں و تیره پس از
چهار پنج روز جامه پوشیدن را آموخت - و برخاستن بجهت دفع
حاجت را نیز بایں طریق که چند مرتبه رخت خواب او را تمیز ننموده
بلکه سجالت کثافت و مرطوبی خود باقی می گذاردم بوے آموختم - دیگر
آنکه قبل از رفتنش در حمام اطراف عمود فقری[3] او را از بالا بپائیں

---

[1] نہلاتی تھی -

[2] جگہ -

[3] ریڑھ کی ہڈی -

مالش میدادم ۔ وگاہے اطراف ناف اورا قلقلک میدادم خیلی از
این حرکت خوشش میامد ۔

این تحریک ہاسے مختلفہ روح اورا نیز تحریک می نمود ۔ در
آں وقت روح او از دو چیز بہیجان می آمد ۔ یکے حظ و ذوق و
دیگرے حدت و غضب ۔ مربیہ میگوید گاہے اورا عصبانی می نمودم ۔
وقتیکہ عصبانی می شد ذہن او منبسط شد ۔ وتشبث بہ بعضے کارہائے
عاقلانہ می نمود ۔ یک مرتبہ مربیہ اصرار نمود براینکہ در یک حمام سردے
داخل شود ۔ او نمی خواست داخل شود ۔ مربیہ بیشتر اصرار نمود ناگاہ او
نیز مربیہ را برداشتہ در آب انداخت ۔

وسے مربیہ بیشتر این بیچارہ را مسرور و خوشحال می نمود ۔ واین کار
آسانے بود ۔ مثلاً بواسطہ یک آئینہ نور آفتاب را در اطاق او افگندہ از طرفی
بطرف دیگر نور را حرکت میداد ۔ یا اینکہ ہنگامیکہ در حمام بود بواسطۂ
یک گیلاس آب را از یک مقدار بلندی بر دست او قطرہ قطرہ
می چکاند ۔ ویا این کہ در حمام در یک گیلاس پیچ بی یک مقدار شیر
ریختہ باو میداد ۔ باین شکل کودک معصوم را خیلی خوشحال و خرم می کرد ۔

این محرک ہای مادی و معنوی بود مربیہ می گوید باین شکل بعد
از سہ ماہ دیدم کہ تمام حواس کودک آگاہ و منتبہ گردیدہ ۔ لامسہ اش

بین اجسام سرد و گرم و ثقیلی را فرق میگذارد - مثلاً اگر کبریت[1]
آتش میزد - قبل از آنکه شعله اش باخر چوب کبریت[2] برسد
آن را می انداخت - اگر باو اشاره می شد برایں که یک جسم
سبک یا سنگینی را بردارد - کاسے بادستش چگونگی آن را جستجو می نمود
سپس باهستگی دستش را در جیب کتش داخل می نمود -

شامہ : شامۂ ایں کودک نیز حس می نمود - یک بوی کی تند او را
بعطسہ می انداخت - در اول مرتبہ کہ عطسہ نمود خیلے ترسیدہ یک
مرتبہ خود را در رخت خواب خود انداخت -

ذائقہ : حساسیت ذائقہ اش بیشتر گردیدہ بود - در ابتدا است کہ
داخل پاریس شدہ بود خیلے چیزہاے بد را در ہم مخلوط نمودہ
می خورد - ولے در اواخر اگر یک چیز خارجی در ظرف خوراک او
می افتاد آن را دور می افگند -

فصل سوم

توسیع دائرۂ افکار وے

مربیہ می گوید بجہت تربیت فکر وے بیشتر تصادف با شکل است

---

[1] دیا سلائی -

[2] دیا سلائی کی لکڑی

نمودم۔ اسباب بازی ہاے بچہ ہا در نزد او ہیچ قیمت و قدرے
نداشت۔ گاہے چندیں ساعت کوشیدہ و بے فائدہ نمی گرفتم
بلکہ گاہے کہ فرصت بدست کودک می افتاد بازیچہ ہا را پنہان
نمودہ یا اینکہ می شکست۔

یک روزے اصرار نمودم بر اینکہ با یک عروسکے[1] بازی نماید ولے
کودک آں را شکستہ در اجاق افگند و در مقابل آں ایستادہ بخندید۔

با وجود ایں ممکن شد کہ با چیز ہاے خوراکی او را بہ بازی وادارم۔
مثلاً در میان چندیں فنجان در زیر یکے ازاں ہا یک قسم از چیلی گذاردم۔
سپس فنجان ہا را بترتیب برداشتہ تا در زیر فنجان اخیر خوراکے
نمودار شدہ۔ و ایں عمل را یک مرتبہ دیگر نیز تکرار نمودہ سپس باو
اشارہ کردم کہ خود بردارد۔ فوراً فنجانے کہ در زیر آں خوراکے بود
برداشت۔ ایں اولین وقت او بودہ۔ مرتبہ دیگر بازی را قدرے
مغلق تر نمودم۔ دو فنجانے کہ در زیر آں خوراکے بود میان سایر فنجانہا
مخلوط نمودم۔ و جلو و عقب بردم۔ خوراکے را یافتہ و خوردہ۔ بتکرار رد
مہارت ورا ایں عمل قابلیت ایں کہ بتواند نظرش را در یک چیزے
بتثبیت نماید تربیت نمودم۔ سپس بجاے ایں خوراکے خوراکے ہاے

---

[1] گڑیا۔

دیگرے گذارده آن را نیز یافته و خورد.

گمان می نمودم که در شیرینی ها نیز موفق می شوم وے موفق نشدم. و بجهت این که خوراکے هاے پدر او دوست میداشت هنگامے که گرسنه و تشنه می شد. با مید این که او را بچیزهاے تازه عادت دهم مشروبهاے قوی و خوراک هاے که دارای ادویه بودند بار میدادم. وے اگر از گرسنگی می مرد این قسم خوراکے ها را نمی خورد. گاه گاهے او را بجهت خوراک بشهر می بردم. روزے هنگامے که می خواستم بجهت خوراک بشهر برویم قبل از اینکه از خانه خارج بشویم یک ظرف پر از عدس[1] را از خانه دزدید. بجهت این که می دانست در شهر عدس نمی یابد. البته این یک اثار ذکاوت و هوش بود. لذا خیلے از این حرکتش خوش وقت شدم.

چندین مرتبه عصرها و در جاهائے که کلاهم را بر سر گذارده وارد اطاقش می شدم او را بگردش می بردم. بعد از چندے فهمید که این علامت گردش است. لذا هنگامیکه مرا باین شکل می دید با کمال عجله لباسهاے خودش را می پوشید و دنبال من می افتاد. البته این علامت یک هوش زیادے نیست. بجهت این که سگ نیز می تواند این

۱ـ مسور.

مقدار را بفهمد. باوجود این تفاوت زیادے در هوش طفل حاصل
شده بوده. بیچاره وقتے بپاریس آمده بود از حیث ذکاوت و هوش
از حیوانات اهلی هم پست تر بود.

وقتے که بباز ار می رفتم باید چهار نعل[1] با او بدوم. اگر می خواستم
آهسته با من راه برود بایستی خیلے شدت نشان داده باشم.
باین واسطه مجبور بودم با درشکه او را بگردش ببرم. او گردش
را خیلے دوست داشت و گردش یک احتیاج جهت او شده
بود. و اگر گاہے چند دقیقه دیر می رفتیم بحزن و متأثر می شد.

بیشتر وقت ممنون و خرسند شدن وے هنگام بیرون رفتن
بصحرا و دشت بوده. یک روز سگ او را در خانه دهاتی که در بین
زده واقع شده بود بردم. و همین که جنگلها و تپه ها[2] را از این جا دید
چشمهایش خیره شده مانند شمع می درخشید. در بین رفتن از یک
درشکه[3] بطرف دیگری می رفت و خود را آویزان نموده بیرون را
تماشا می نمود. اگر گاهے اسپ ها آهسته راه رفته تا می ایستادند
علامت دلتنگی در او ظاهر می شد. تقریباً هفت هشت روز در

---

[1] سرپٹ.
[2] ٹیلے
[3] گاڑی.

خانهٔ این رهائی مانده‌ام و همیشه کودک آرزوی فرار می نمود. در معنی
مثل اسیرے بود که همیشه ذهنش مشغول فرار بود. از این جهت
وقت درستی بجهت خوراک خوردن نداشت. اگر پنجره باز می ماند
خود را بباغچه می انداخت. و اگر پنجره بسته بود از میان پنجره نگاه هاے
تمنائی بکوه ها می نمود.

لذا بعد از این قرار دادم که کودک را باین قبیل جاها هر هفتے
بجهت این که تا محروم نشود او را بباغچه هاے که اطراف شهر
می باشد بگردش می بردم. یاد ام (کردن) که امور خدمت ادبوز
گاهے او را بباغچه ادکسبنورغ و هر روزه بباغچه رصدخانه می برد.
یک (لوهری) نامی هر روزه باو شیر می داد. بدا رفته رفته این
عادت هاے که موافق طبع او بود آموخته گردید. و از این جهت
یک حس محبت حقیقی و مربوطی نسبت بهر چیز خود پیدا نمود و این
حرارت طبیعت بدرجهٔ رسیده بود که گاهے انسان را متاثر می نمود.

مثلاً بسختی از هر چیز خود جدا می شد و هنگام ملاقات خیلے مسرور و
خرسند می شد. یک روزے چون در نیابان هر چیز خود را اتفاقاً نمی بیند
یک هق[1] از ته دل بارے گریه نمود و اشک ریخت. و بعد از چند ساعت بنای ملسکه[2]

---

[1] لغتی زدن.
[2] سبکیاں بھرنا۔

را گذارد. محبتش نسبت بمن باین درجه بود بجهت این کرخوبی های
باوام را حس می نمود. البته خوبی های مراکه تاثیراتے نداشت
حس و تقدیر نمی نمود. و اگر شب ها هنگام خوابیدنش با طاق او
داخل می شدم اول کارش این بود که خود را در معرض بوسه من قرار
دهد. و بازویم را می گرفت و در رخت خواب برده می نشانیدم
سپس دستم را گرفته بر دیده ها و پیشانی خود می گذارد. و مدت درازے
همین طور می ماند. گاہے خندیده بر میخاست و در مقابل من می نشست
زانو هایم را نوازش نموده (دست می مالید) و سخت مالش می داد
گاہے نیز زانو هایم را می پرسید.

فصل چهارم

سخن آموختن وی

کودک فقط چیز هائے که بان علاقه داشت می شنید. گوش او
فقط بشنیدن صدائے حیوانات و صدائے بر هم خوردن میوه ها
عادت نموده بود. با وجود این هرگاه دو نفر در پشت اطاق او
با صدائے بلند حرف میزدند می فهمید که در اطاقش باز است. و

بادستش محکم پدر تکیه می داد تا باز نشود. یک روزے در آتش پز خانه بود. عقب سر او حرف میزدند طفل نسبت بآن تماماً لاقید بود. درایں بین یک شخص ثالثے آمد و اشتراک در حرف نمود ایں شخص ثالث دربین کلامش کلمه (اوه) را بزبان آورد که طفل یک مرتبه رو بعقب خودش برگشت. با دوباره لفظ (اوه) را تکرار نمودیم بچه بعقب خود متوجه شده نگاه کرد.

بعد حروف ند او صد اوار را دو باره تکرار نموده و تمام اینها کودک برگشته نگاه نمود.

لذا یک اسمی که دارا ے حروف (اوه) باشد باو گذاردیم. و هنگامیکه او را بایں اسم می نامیدیم سرش را برگردانیده نگاه نموده بایں که می شنید. و کلمه (من) را نیز بجهت ایں که دارا ے حروف (اوه) بود توانست بفهمد.

ایں کلماتے را که گمان می کردند سامعه کودک بکلی نمی شنید نمی توانست تکلم نماید. در حالیکه در بہار اعضاء تکلمش اقتضا ے یافت نمی شد. اگر ایں تجربه ایں طور نتیجه بدست آورده تا مارسیستا تنهائیم اعضا ے ما ایفا ے وظیفه نمی نمائیند و حواس ما بکار نخواهند افتاد.

ے جبتک ہم مشق نہ کرتے رہیں۔

بجهت اینکه بتوانیم وادار یم چند کلمه تکلم نماید مجبور شدیم که هیجده
ماه وادار یم ممارست نماید. و تکراری که جهت آموختن او لازم بود
از بچه های متعارف خیلی بیشتر بود.

از جائیکه بچه غیر از یک تقلید فطری چیز دیگری را دارا
نیست و بگوش و یکتور نیز ابتدا کلمه "اوه" را درک کرده شنید.
لذا چنین فکر نمودم بر اینکه ممکن است اول این کلمه را تلفظ نماید.
هنگامیکه بسیار تشنه می شد یک گیلاس آب گرفته نزدیکش
می بردم و فریاد می کردم (او - اب). کودک می لرزید و میخواست
تلفظ نماید، ولی نمی توانست و بیش از این اصرار را مخالف انسانیت
دانسته آن را باز میداشتم. و ممارست را تغییر دادم. شروع
بتکرار کلمه (لیت - شیر) نمودم. بعد از این که چهار روز کوشیدم
موفق شدم که برای اولین مرتبه بتواند این کلمه را تلفظ نماید. البته
من خیلی ممنون و مسرور گردیدم.

هر روز وقتیکه از خانه خارج می شد ظرف چوبی خود را که همیشه
دران شیر می خورد همراه خود بیرون آورده و هیچ فراموش نمی
نمود. همین که بباغچه رصد خانه می رسید (که هر روزه دران شیر
می خورد) یک روز ظرف چوبی خود را شکست. بعد از آن اول

مرتبه بود که ظرف چینی استعمال نمود۔ یک کاری دستی بجهتش گرفتیم۔ می رفت دراں می نشست و می خواست دیگرے او را راه ببرد۔ اگر این آرزوے او را رد می نمودند پائین آمده و خودش کاری را می کشید۔ اں وقت دوباره دراں رفته می نشست

هنگامے که براے خوراک بشهر می رفتیم بجهت اینکه از خوراکے که دوست دارد بخورد ظرفش را بشخصے که خوراک می آورد دراز می نمود۔ واگر اهمیتے باو داده نمی شد ظرفش را نزد آں خوراکے که دوست داشت می گذارد۔ واگر دوباره اعتنائی باو نمی شد۔ چنگال را گرفته دو سه مرتبه بظرف می زد۔

اگر باز اعتنائی باو نمی شد با قاشق یا با دستش خوراک را در ظرف خود خالی می نمود۔ و در این چنین احوال روحیه او "دلتنگی و آرزو هایش" در صورتش نمایاں بود۔

مهمان هاے که می خواستند این کودک را زیارت نمایند خیلے بودند و بطور رسمی که از ایشاں دلتنگ می شد دست کشی[1] ها و عصا ایشاں را بدست شاں داده و دست ایشاں را گرفته آهسته ایشاں را از در بدرب خانه می برد۔ وے هیچ گونه تحقیرے از او ظاهر نمی شد۔

---

[1] دستکشا۔ دستانه

هنگامے که می خواست بفهماند کوزه اش خالی است گیلاس را
گرفته بکوزه می زد. گیلاس را نیز واز دهن می گرفت.

حسیاتش

یک وقتے قرار نموده بود در دهات از طرف امنیه بعنوان
اراذل و اوباشے گرفته شد بقدر پانزده روز او را حبس
نموده بپاریس نقلش نمودند. مادام "گرین" همینکه بجهت نجات
او باداره کمیساریا (پلیس) رفته بود همین که چشم کودک
بمادام می افتد از خوشی حالیش غش می کند. و از حال میرود
بعد مادام او را مالش داده بهوشش می آورد. و همینکه
چشمش بمادام می افتد بنای خوش حالی و ذوق نمودن را
میگذارد و دوباره بمنزل می آید.

همین که من از او دلتنگ می شدم باطاق او داخل شده
باکمال شدت با خود حرف می زدم. او در رخت خواب خود
داخل شده گریه می نمود. وے همینکه می خواستم باو بفهمانم که
تورا بخشیدم رفته بر بالین او می نشستم. و بعد از این دستش را
دراز کرده دست میداد.

شوهر مادام (گرین) ناخوش بود کودک طرف پای شوهرا که

او را نیز در سفره می گذارد. تا این که مریض وفات کرد. کودک باز در آن روز ظرف های خوراک شوهر مادام را در سفره گذارد. مادام چون بیاد شوهرش افتاد بنای گریه را گذارد. کودک گمان کرد که یک کار خطائے نموده ویا این که مردن شوهر مادام را فهمیده با کمال ناز ظرف ها را برداشت و دیگر هیچ در سفره نگذارد.

تاریخ ایران

طغرل سلجوقی

چنانکه گفته شد ترکان سلجوقی با جازهٔ سلطان محمود غزنوی بخراسان آمدند۔ وکم کم شهرهای خراسان را مسخر کردند۔ ومسعود غزنوی را شکست دادند۔ وصاحب اختیار ایران شدند۔

طغرل بیگ رئیس سلجوقیان در ۴۲۹ھ بپادشاهی نشست. وسلسلهٔ سلاجقه را که متجاوز از ۱۵۰ سال بر تمام ایران حکمرانی کردند تاسیس[1] نمود۔

پیش از این سلسلهٔ ولایات ایران میان سلاطین سامانی و

---

[1] بنیاد گذاری۔

غزنوی و آل بویه وغیره تقسیم شده بود۔ طغرل تمام ایران را تحت
یک سلطنت در آورد و روی به بغداد نهاد۔ شهریار فاتح سلجوقی
باوجود کمال قدرت و شوکتی که داشت بپاس احترام خلیفه شرط
ادب بجای آورد۔ با سران[1] لشکر پیاده و بی سلاح بحضور رفت
و بخاک افتاد و زمین خدمت بوسه داد۔ خلیفه برسم عباسیان جامه
سیاه پوشیده بر تخت زرین نشسته و عصای منسوب به پیغمبر صلی الله علیه وسلم
را در دست گرفته بود۔ طغرل را از زمین برداشت و در کنار خود
بر تختی زرنگار جای داد۔ پس از آن فرمانی خواندند که طغرل بیگ
را پادشاه مسلمین معرفی میکرد۔ و بعلامت سلطنت او بر هفت اقلیم
هفت خلعت و هفت غلام باو بخشیدند۔ و دو شمشیر به کمرش بستند۔
یعنی فرمانروائی شرق و غرب عالم تراست۔

طغرل از مردان نامدار آسیا[2] است۔ قوم خود را از چوپانی بپادشاهی
آسیای غربی رسانید و دولتی نیرومند[3] تاسیس کرد۔ پس از ۲۶
سال سلطنت در ۴۵۵ھ وفات یافت۔

---

۱ سرداران۔

۲ ایشیا۔

۳ طاقت ور۔

وزیرش عمید الملک کندری از وزرای نامی و نویسندگان زبردست بشمار می رود. بفرمان او دیوان ها دفترها را از عربی بفارسی نقل کردند.

الب ارسلان

برادرزادهٔ طغرل که الب ارسلان نام داشت پس از او بپادشاهی رسید. و خواجه نظام الملک را که از مردان نامدار ایران است وزارت خویش داد. در زمان این پادشاه دو زیر مملکت سلاجقه از سمت مشرق و مغرب وسعت یافت و کشور آبادان گشت.

از وقایع زمان الب ارسلان جنگ با رومیان است. گویند هنگام عرض لشکر که نام سپاهیان را برای جنگ روم می نوشتند مردی کوتاه و لاغر در میان سپاه بود. نویسنده بچشم حقارت در او نظر کرد و خواست اسم او را ننویسد. الب ارسلان گفت بنویس شاید همین مرد قیصر را اسیر کند. قضارا در روز جنگ همان مرد حقیر قیصر روم را گرفته بلشکرگاه ایران آورد. الب ارسلان جوانمردی کرد و قیصر را از نهار داد. بملک خود باز گردانید.

الب ارسلان پس از جنگ رومیان بما وراء النهر لشکر کشید

در کنار رود جیحون یوسف نامی را که مستحفظ[1] قلعه بود پیش خواند. و از او احوال می پرسید. یوسف جواب های درشت داد. شاه برآشفت و فرمود تا او را سیاست[2] کنند. آن مرد کارد برکشید و بطرف سلطان دوید. لشکریان خواستند وی را باز دارند. الپ ارسلان که بتیر اندازی خود اطمینان داشت میل کرد خود او را بکشد. بانگ برزد که بگذارید بیاید. پس سه تیر پیاپی بیوسف انداخت. تیرها بخطا رفت. یوسف رسید و الپ ارسلان را در عین جوانی و قدرت و کامرانی بضرب کارد از پای درآورد (سال ۴۶۵)

ملک شاه

جلال الدین ملک شاه پسر الپ ارسلان چون بپادشاهی رسید با عم خود قاورد که مدعی سلطنت بود مصاف[3] داد و او را دستگیر و هلاک کرد.

مدت بیست سال که ملک شاه بر تخت شاهی و خواجه نظام الملک

---

۱ نگران۔ محافظ۔

۲ سزا دیں۔

۳ جنگ کی۔

بر مسند وزارت جاے داشتند بها در دولت سلجوقیان بود به هم قلمرو
آنان وسعت یافت و هم مردم آسوده و مرفه بودند - از حسن تدبیر
این وزیر بزرگ ایران چنان امن شد که در سرتا سر مملکت کسے
یاراے رهزنی نداشت -

گویند ملاحان رود جیحون از خواجه نظام الملک مزد خواستند
او حواله بانطاکیه شام نوشت - ملاحان شکایت بملک شاه بردند که
ما این مسافت را چگونه طے کنیم و خود را بشام رسانیم - سلطان نیز
از خواجه سبب پرسید - گفت قصد من این است تا بدانند که
وسعت مملکت بچه اندازه و حکم پادشاه از کجا تا کجا روان بوده است -

ملک شاه کمتر در جاے قرار می گرفت - همواره در مملکت گردش
می کرد و در راه ها پل و کاروانسرا و آب انبار می ساخت و رعیت
را از دل خود شاد کام میداشت - امیر معزی ملک الشعرای او گوید

عادت او روز و شب گرد جهان گردیدن است
آفتاب است او که از گشتن نیاساید همی

دولت سلجوقی از لیاقت سلطان و تدبیر وزیر بجاے رسید که
در تاریخ ایران کمتر نظیر دارد - لکن ملک شاه در آخر کار از نظام الملک

لہ تالاب

را معزول کرد۔ و آن مرد بزرگوار گفت گمان مدار کہ بے من سلطنت تو پایدار باند۔ تاج شاہی تو و دستار وزارت من بہم بستہ است اگر این بیفتد آن نیز خواہد افتاد۔ چندے نگذشت کہ خواجہ بدست یکے از اسمعیلیان کشتہ شد۔ و چنانکہ گفتہ بود ملک شاہ پس از اسے جہان را وداع گفت (سال ۴۸۵ھ)

این پادشاہ در ترویج علوم و فنون سعی بلیغ داشت بفرمان او حکیم عمر خیام نیشاپوری کہ از شعرا و حکمای بزرگ ایران است۔ نقص تقویم را رفع، و تاریخے بنام او وضع کرد و تاریخ جلالی گویند۔

سلطان سنجر

پس از وفات ملک شاہ بین فرزندان او نفاق افتاد۔ مدت سیزدہ سال پسران ملک شاہ پے در پے بسلطنت نشستند۔ آخرین آنہا کہ سنجر نام داشت مخالفین را باطاعت خویش درآورد و باستقلال پادشاہی کرد۔ در این دورہ ہرج و مرج[1] بعضے ایالات[2] دولت سلجوقی مستقل شدند۔ در کرمان و آذربایجان و عراق حکام

---

[1] فتنہ و فساد۔

[2] [illegible]

مدعی سلطنت گشتند۔ از جملہ سلجوقیان آسیای[1] صغیر دولتے تشکیل[2] دادند کہ تا ظہور عثمانیان دوام داشت۔ سلطان سنجر اگرچہ عظمت دولت سلجوقی را بپایۂ عہد ملک شاہ نتوانست برساند۔ لکن در مدت چہل سال حکمرانی خود با مخالفان داخل و خارج و از جنگ نمود و شکوہ و عظمت سلجوقی را تا حدے[3] تجدید کرد۔

بہرام شاہ غزنوی ہر سال خراج بسلجوقیان می داد چون تعلل[4] کرد سنجر او را مغلوب و مطیع ساختند۔

این پادشاہ توجہ کامل بترتیب و نوازش فضلاء و شعراء داشت دربارش از حیث اجتماع شعراء نظیر درگاہ سلطان محمود غزنوی بود سنجر در سال ۵۳۶ از قرا ختائیان کہ قومے ترک بودند شکست یافت۔ و در آخر عمر بدست ترکان غز گرفتار شد۔ قوم وحشی غز در خراسان خرابی ہا کردند۔ و فتنہ ہا انگیختند۔ گویند روزہا سنجر را بر تخت می نشاندند و باسم او فرمان میدادند۔ و شب او را در قفس آہنین حبس می کردند۔ بعد از سہ سال اسیری سنجر موفق بفرار

---

۱ ایشیا سے کوچک ۲ قائم کی

۳ بہت کچھ

۴ حیلے کئے ٹالا۔

شد و سال بعد در ۷۲ سالگی وفات کرد۔

بعد از این سلطان دولت سلجوقی بسیار ضعیف شد چند تن که
خود را پادشاه خواندند از سلطنت جز نامے نداشتند۔ امرا و اتابکان
مملکت را تجزیه کردند[۱]۔ عاقبت آخرین پادشاه سلجوقی طغرل سوم در
جنگ کشته شد۔ و چراغ خاندان سلجوقی خاموش گردید (سال ۵۹۰)

حسن صباح

اسماعیلیه جماعتے هستند که بعد از امام جعفر صادق علیه السلام
پسر او اسمٰعیل را امام میدانند۔ در زمان ملک شاه سلجوقی مردے
جاه طلب و زیرک و کاردان بنام حسن صباح مؤسس[۲] این مذهب
در ایران شد۔ پیروان او را فدائیان یا ملاحده[۳] می نامند۔ در مناطق
سخت و کوه هاے بلند قلاعے ساختند۔ و خود پنهان و آشکار بآزار
مردم پرداختند۔ و در سراسر مملکت فتنه برانگیختند۔ از بزرگان و
صاحبان قدرت هر کس با این طائفه مخالفت می ورزید چیزے

---

۱ ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر لیا۔

۲ بانی۔

۳ ملحد

نمی گذشت که کشته می شد. بسیارے از علماء و بزرگان را کشتند.
و بیم خود را در دلها جاے دادند. حتی بعضے از پادشاہان سلجوقی
را نیز زخم زدند. و تهدید کردند که دیگر مانع پیش رفت مقاصد آنها
نباشند. از جملہ بزرگانے که به تیغ این طائفه ہلاک شد خواجه نظام الملک
وزیر بود. چون سلجوقیان و خوارزم شاہیان از عهدهٔ دفع این قوم
بر نیامدند کار آں گروہ قوت گرفت.

بعد از حسن صباح هفت تن از اتباع او ریاست یافتند.
ہلاکو خان مغول اسمٰعیلیه را از میان برداشت و شر آنها را دفع کرد.

در احوال حسن صباح گویند چون با لموت قزوین که قلعهٔ محکم
بر فراز کوہے بلند بود رفت. بحاکم آں قلعه گفت من در اینجا مالک
ملکی نیستم. بقدر یک پوست گاو زمین بمن بفروشی، که بر آں نماز و
عبادت کنم. حاکم آں مقدار زمین را از قلعه باو فروخت. حسن صباح
پوست گاوے را تسمه ہاے باریک برید و بدور قلعه کشید. و گفت
تمام این قلعه ملک من است. پس حاکم را از آنجا بیرون کرد و خود
در آں محل محکم آسوده ماند.

می نویسند که سلطان سنجر لشکر بدفع این طائفه کشید. شبے در
سراپرده خفته بود. چون صبح چشم باز کرد در کنار بستر خنجرے بزمین

فرو رفته و کاغذے بر دستۂ آن آویخته دید۔ متعجب و شتاب آلی مکتوب را برداشت و نظر کرد۔ نوشته بوده است سنجر به پرہیزد ازیں دستے که این خنجر را بزمین سخت فرو برده است که در سینهٔ نرم تو بهتر می توانست فرو برد۔ لکن ما بجانب تو را رعایت کردیم۔ سنجر ہراسان شد و خیال حمله باسمعیلیه را از سر بیرون کرد و آنها را بکار خود گذاشت۔

خوارزم شاہیان

غلامے از غلامان ملک شاہ سلجوقی انوشتگین نام بحکومت خوارزم رسید۔ در زمانے که دولت سلاجقه رو بضعف نهاد اولاد انوشتگین دم از استقلال زدند۔ یکے از خوارزم شاہیان که علاء الدین تکش نام داشت با اتابک آذربایجان همدست شد و با طغرل سوم آخرین پادشاہ سلجوقی جنگ کرد۔ در این جنگ ابتدا طغرل فاتح شد و از غرورے که داشت دشمن را حقیر و بیچاره شمرد و بشراب خوردن مشغول شد۔ دشمنان خبر یافتند و دوباره بجنگ آمدند۔ پادشاہ سلجوقی در حال مستی بر اسپ نشست و در میدان شعرے چند از شاہنامه برخواند و گرز را بگردش در آورد۔ اما شراب کار خود

را کرد. گرز از دست او رہا شد و بپاے اسپش خورد. اسپ غلطید و
سوار بر زمین افتاد. دشمنان در رسیدند و او را کشتند. و بمرگ او
دولت سلجوقی منقرض گردید[۱]۔

دیگر از خوارزم شاہیان سلطان محمد است که بیشتر ولایات ایران
و افغانستان و قسمتے از ہندوستان را بتصرف آورد. لکن عہد او
مصادف شد با ہجوم قوم خونخوار و لشکر قہار مغول که از طرف چین متصادم
ترکستان و ایران حمله آوردند. سلطان محمد فرار کرد و خود را در یکے
از جزائر دریای خزر پنہان ساخت. و آنجا در سنه ۶۱۷ وفات کرد

پسرش سلطان جلال الدین که از مردان دلیر بود با لشکر کم بر سپاه
چنگیز خان چندین بار حمله برد و غلبه کرد. اما لشکر مغول عاقبت او را
شکست داد. و این جوان دلاور مجبور شد از شہرے بشہرے بگریزد
تا اینکه در کردستان ناپدید شد. و کسے ندانست که انجام کار او چگونه بود.

اتابکان

پادشاہان سلجوقی را رسم چنین بود که امیرے از امرا را به تربیت
اولاد خود گماشتند و وے را اتابک یعنی پدر بزرگ می نامیدند و بجگو [illegible]

---

[۱] ختم ہو گئی

ولایتے نصب می کردند. در وقت ضعف دولتے سلجوقی اتابکان مستقل شدند. و هر یک بر ولایتے پادشاهی یافتند مهم ترین آنان اتابکان آذربایجان و اتابکان فارس بوده اند.

۱- اتابکان آذربایجان

مؤسس سلسلہ اتابکان آذربایجان غلامے است ایلدگز نام. بعد از او دو پسرش محمد جہان پہلوان و قزل ارسلان بفرمان روائی رسیدند. دورۂ حکمرانی آنہا قریب ۷۰ سال بود. بشعرا و فضلا مہربانی می کردند. ظہیر فاریابی و نظامی و خاقانی از شعرائے بزرگ ایران معاصر ایشان بوده اند.

در احوال ایلدگز می نویسند کہ شخصے برده فروشی میکرد. غلامی حقیر و زشت و ضعیف داشت ایلدگز نام. کہ کسے او را نمی خرید. قضا را تاجرے نزد او آمد و چہل غلام از او خرید. فروشنده ایلدگز را هم بتاجر بخشید. مرد بازرگان غلامان را بوزیر سلطان مسعود سلجوقی عرضہ کرد۔ وزیر ہمہ غلامان را خرید و ایلدگز را رد نمود. ایلدگز بگریہ

سلہ پیش کیا۔

افتاد - وگفت اے وزیر این غلامان را همه بمیل خاطر خریدی مرا
هم برائے خاطر خدا بخر. گفتار او در وزیر موثر افتاد و او را خریداری
کرد - چون این سخن بسلطان مسعود گفتند امر داد تا ایلدگز را
تربیت کردند و سواری و تیر اندازی آموختند - کم کم چالاکی و
لیاقت و هوش فطری او بروز کرد - و از امراء پادشاه شد و
عاقبت کارش بحکمرانی آذربایجان کشید -

۳ - اتابکان فارس

این سلسله که صد و بیست سال که در فارس سلطنت کرده اند
چون جد شان سلغر نام داشت بسلغریان معروفند - اتابکان سلغری
مملکت فارس را از هجوم قوم وحشی مغول حفظ کردند - هدیه و تحفه
بسیار با امرای مغول فرستادند - وخراج بعهده گرفتند - و باین تدبیر
ولایت فارس از قتل و غارت رهائی یافت -
اتابکان فارس با رعایا بعدل و انصاف رفتار می کردند و بناها
عالی در فارس ساختند -
معروف ترین آنها اتابک سعد بن زنگی و پسرش ابوبکر است که

نظامی عروضی -

شیخ سعدی کتاب بوستان را بنام او تالیف کرده است۔

چنگیز خاں

چنگیز خاں یکے از روسا، طوایف وحشی و صحرا گرد مغول بود۔ چوں لیاقت و کاردانی داشت قبایل و عشایر[1] مغولستان را بعضے بزور و جمعے برضا مطیع کرده۔ چین و ترکستان را مسخر نمود۔ آنگاه بمملکت ایران روی آورد۔ چوں در ایں وقت گروہے از تجار مغول را در خوارزم کشتہ و متاع آناں را تصرف کرده بودند۔ چنگیز ایں واقعہ را بہانہ قرار داد و با لشکر ہزار بجو ارزم روی آورد۔ سلطان محمد را مغلوب و شہر ہای آباد و پر جمعیت را با خاک یکساں کرد و مردم را از دم تیغ گذرانید۔ یکے از پسراں چنگیز خاں شہر ہای خراساں را ویراں ساخت۔ در نیشاپور حکم داد که آب بعمارات ببندند و جمیع اہل شہر را کشتند حتیٰ سگ و گربہ را نیز زنده نگذاردند۔

لشکر مغول سراسر خاک ایران را بتصرف آوردند۔ ہر جا را آباد دیدند ویراں کردند۔ ہر کس را مقابل دیدند بخاک ہلاک افگندند۔

---

[1] جمع عشیره بمعنی قبیلہ۔

گویند چنگیز خان به یکی از علما گفت کاری را من کرده‌ام تا قیامت
باز خواهند گفت - آن مرد دانشمند در جواب گفت. صحیح است
اما تو کسی را باقی نمی‌گذاری که خبر جهانگیری و قتل عام ترا
به آیندگان برساند.

حملهٔ مغول سخت‌ترین آفتی است که بر کشور ایران وارد شده
جز قسمت جنوب که به تدبیر اتابکان فارس از این آتش جهانسوز محفوظ
ماند. باقی ولایات ایران با خاک یکسان شد. و از آن تاریخ ادبیات و
علوم و بدایع آثار تمدن ایران رو بزوال نهاد.

گویند شخصی خراسانی از یک نفر بخارائی پرسید لشکر مغول در
ولایت شما چه کردند. جواب داد:

"آمدند و کشتند و سوختند و رفتند" لشکریان مغول شفقت و
رحم و خستگی و ملال از جنگ را نمی‌دانستند. از کشتن باک نداشتند و
روز و شب اگر در جنگ و تاختن بودند خسته نمی‌شدند. چنگیز خان
هیچ گاه نمی‌گذاشت لشکریانش به تن پروری و راحت جوئی عادت
کنند. اگر جنگی پیش نمی‌آمد فرمان شکار می‌داد. سواران در اطراف
دشت حلقه می‌زدند و کم کم دایره را تنگ می‌کردند. هر شکاری که در
این میان بود از ترس بمرکز دایره می‌آمد. آنگاه چنگیز و سران سپاه

بکشتن وگرفتن شکار می پرداختند. و از خون آن جانوران بیگناه روی زمین را لعل فام[1] می کردند.

هلاکو خان و اولاد او

چنگیز مملکت پهناور[2] خود را که عبارت بود از اکثر ممالک آسیا و قسمتی از اروپا میان پسرانش قسمت کرد. یکی از آنها که اکتای قاآن نام داشت و بسخاوت معروف است بر دیگر برادران ریاست یافت.

هلاکو خان نوهٔ چنگیز خان مأمور شد که بار دیگر بایران لشکر کشیده هر جا را که باقی است مسخر کند. هلاکو خان در سال ۶۵۴ بایران آمد. بعد از قلع و قمع اسمعیلیه و خراب کردن حصار های آنان بجانب بغداد رهسپار شد. در این وقت آخرین خلیفهٔ عباسیان المستعصم بالله بنهایت ضعف و عدم کفایت در بغداد می زیست

---

۱ سرخ

۲ وسیع.

گویند خواجه نصیر الدین طوسی که از حکمای بزرگ ایران بود و مذهب شیعه داشت۔ ہلاکوخان را تسخیر بغداد وا دار کرد[1]۔ لشکر مغول در ۶۵۶ دارالخلافه بغداد را گرفت۔

گویند خلیفه را در نمد پیچیدند۔ و چندان مالش دادند که جهان را وداع گفت۔ و دورۂ خلافت عباسیان که بیش از پانصد سال دوام یافته بود بآخر رسید۔ خواجه نصیر طوسی بامر ہلاکوخان در مراغه رصدخانه بنا کرد که هنوز آثارش باقی است۔

اولاد ہلاکوخان چندان کار مهمی نکردند۔ بعضی از آنها بدین اسلام در آمدند۔ معروف ترین آنها غازان خان نوۂ ہلاکو است که سخی و کریم بود۔ و مردم را بزراعت و آباد کردن خرابه ہا تشویق می کرد[2]۔ پس از وی برادرش الجایتو معروف بسلطان خدابنده در سال ۷۰۳ بسلطنت رسید۔ این پادشاه مذهب شیعه داشت۔ و با مردم بعدل و انصاف رفتار میکرد۔ شهر سلطانیه را بنا نهاد و مقبرۂ او بنام گنبد سلطان خدابنده در آن شهر برپاست۔

---

[1] راضی کیا۔

[2] شوق دلاتا تھا۔

آخرین پادشاه معتبر مغول ابو سعید بہادر خان است کہ ۱۹ سال
پادشاہی کرد۔ و در سال ۷۳۶ وفات یافت۔ بعد از او امرای مغول
در ولایات ایران حکومت کردند۔ و ہمواره با یکدیگر در جنگ بودند۔
مہم ترین سلسلہ سلاطینے کہ بعد از مغول در ولایات ایران فرمانروائی
کردند۔ جلایریہ و چوپانیان و آل مظفر بودند۔

پارسی باستاں

زبانِ ایرانِ ماست پارسی باستان	آن نیاکانِ ماست پارسی باستان
بزیرِ کشورِ قباد و جمشید و کَے	چو مہرِ رخشانِ ماست پارسی باستان
سزد گر ایرانیاں ورا ستایش کنند	توله یزدانِ ماست پارسی باستان
برایگان و بمفت مده دری را ز چنگ	گوہرِ شایانِ ماست پارسی باستان
زنده کن از پارسی کشور و آئینِ آں	زندگی و جانِ ماست پارسی باستان
ز تازی از ما خوشی چاره بجو از دری	دارو و درمانِ ماست پارسی باستان
شگفت نبود اگر پور پرستد دری	از آنکه از آنِ ماست پارسی باستان

آقاے پور داؤد

---

۱ بزرگ۔ باپ دادا۔ ۲ سورج۔

۳ اورا۔ ۴ عربی۔

خوشتر

دو رو به زیر بینش بار خفتن   سه پشته روی شاخ مور رفتن
تن روغن زده با زحمت و زور   میان لانهٔ زنبور رفتن
بکوه بیستون بی رهنمائی   شبانه با دو چشم کور رفتن
میان برف و تب با جسم پر زخم   زمستان توی آب شور رفتن
برهنه زخمهای سخت خوردن   پیاده راههای دور رفتن

به پیش من هزاران بار خوشتر
که یکجو زیر بار زور رفتن

ملک الشعرا بهار مشهدی

روش دگر

یاران روش دگر گرفتند   وز ما دل و دیده برگرفتند
از مسلک ما شدند دلگیر   پس مسلک خوبتر گرفتند
در سایهٔ طبع اعتدالی   پیرایهٔ مختصر گرفتند
هر زشتی را نکو گزیدند   هر نقصی را هنر گرفتند
وز غارت جیبهای ساده‌لوحی   زهر از خوشی شکر گرفتند

فرمانِ شکوه خویشتن را   از دشمنِ کینه ور گرفتند
بارے هر کارِ پرخطر را   کپیتان زرهِ خطر گرفتند
بازی بازی ز کف نهادند   شوخی شوخی ز سر گرفتند

غافل که بجا نقاطِ احمر اند
سی صد گوش است پشتِ دیوار اند

ملک الشعرا بہار مشہدی

نومید مباش

دوشینه ز رنجِ دهرِ بدخواه   رفتم سوی بوستان نهانی
تا وا رهم از خمارِ جانکاه   از لطفِ هوای بوستانی
دیدم گلهای غنچه دلخواه   خندان ز لطافتِ جوانی
مرغانِ لطیفِ صبح آگاه   نالان ز نوای باستانی
بر آتشِ روی گل شبانگاه   هریک سرگرم نغمه خوانی
من بی خبر اندر رفتم از راه   از آن نغماتِ آسمانی
با خود گفتم بناله و آه   کای رانده ز عالمِ معانی
با بالِ ضعیف و پرِ کوتاه   پرواز بلند کی توانی
بودم در این سخن که ناگاه   مرغی بزبانِ بی زبانی

این مژده بگوش من رسانید
کز رحمت حق مباش نومید

ملک الشعرا بهار مشهدی

لالائے[1] مادرانہ

آمد سحر و موسم کار است بالام لای — خواب تو دگر باعث عار است بالام لای
لای لای بالا لای لای — لای لای بالا لای لای
جنگ است که مردم همه در کار و تو در خواب — اقبال وطن بسته بکار است بالام لای
برخیز و سوی مدرسه بشتاب — لای لای بالا لای لای
خاک تن آبا و تو با خون شهیدان — برگرد تو زان خاک حصاری است بالام لای
گردیده عجین مادر ایران — لای لای بالا لای لای
تو کودک ایرانی و ایران وطن تست — جان را تن بی عیب بکار است بالام لای
تو جانی و ایران چو تن تست — لای لای بالا لای لای
برخیز سلحشور[2] شو و تو در حفظ وطن کوش — ای تازه گل ایران زچه خوار است بالام لای
این جامهٔ عزت به بدن پوش — لای لای بالا لای لای

---

[1] لوری۔
[2] مسلح۔

جای تو نه گهواره بود جای تو زین است — ای شیر بپر وقت شکار است بالام لای
برخیز که دشمن بکمین است — لای لای بالا لای لای
نگذار وطن قسمت اغیار بگردد — با آنکه وطن را چو تو یار است بالام لای
ناموس وطن خوار نگردد — لای لای بالا لای لای

لاهوتی کرمانشاهی

به به چه بجا شد

(۱)

صد شکر حقوق وطن امروز ادا شد — به به چه بجا شد
هنگام رفاه وقت صفا و نفع جفا شد — به به چه بجا شد

(۲)

الحمد که قانون الهی جریان یافت — ملت همه جان یافت ز شر کشته همه جان یافت
قرآن مجید همه را راهنما شد — مشروطه بپا شد به به چه بجا شد

(۳)

معلوم است شکر گفته نوش لبان را — و الا انسان را قانون طلبان را
حسرت بدلش ماند و خودش رفت و فنا شد — به به چه بجا شد

(۴)

این غلغله و این جنبش و این شورش ملی — این کوشش ملی و این جوشش ملی

والله که از بهر حقوق فقرا شد — به به چه بجا شد

(۵)

خالق جهان تازه بپا شاه جوان داد — هم قوت جان داد بل روح روان داد
از جهد سپهدار وطن کام روا شد — به به چه بجا شد

(۶)

ای ملت تبریز سعادت شدتان یار — ای حضرت ستار وای باقر سالار
از همتتان مات عقول عقلا شد — به به چه بجا شد

(۷)

تا شد علم نصر من الله هویدا — در خطهٔ طهران ای ملت گیلان
از سطوتتان محو همه ارض و سما شد — به به چه بجا شد

(۸)

حاشا که خواست خداوند که مخلوق بمیرند — ذلت نپذیرند مشروطه بگیرند
احمد شه والا بسر تخت طلا شد — به به چه بجا شد

(۹)

الحمد لله که جوان شاه خجسته — چون لاله رسته بر تخت نشسته
هان ای عقلا وقت گل و گلا شد — به به چه بجا شد

مشروطه

اشرف ازین بیش جسارت مکن　　در سر مشروطه[1] لجاجت[2] مکن
با همه خلق منم خصم و ضد　　می نشوم با احدی متحد
مستبدم مستبدم مستبد　　هیچ بمشروطه تو دعوت مکن
مطربکا خیز بزن چنگ و رود　　ساقیکا باده بده زود زود
دولت اگر رفت بتخمم رود　　صحبت عثمانی و دولت مکن
میخورم از خون رعیت شراب　　میکنم از گوشت رعیت کباب
هیچ نترسم ز عذاب و عقاب　　وعده بفردای رعیت مکن
تکیه بر اقوال فرنگان مزن　　دم ز مکاتیب و دبستان مزن
طعنه تو بر کهنه پرستان مزن　　ذوق ز بیداری ملت مکن
من چه کنم خصم شده گرد باغ　　رخنه نموده است درین باغ و راغ
زیر و زبر شد همه ساوجبلاغ　　گریه بر احوال رعیت مکن
رفت ارومیه خراسان بس است　　آن هم اگر رفت صفاهان بس است
هیچ نباشد خود طهران بس است　　اشرف ازین بیش شرارت مکن

آقای اشرف رشتی

---

[1] جمہوری حکومت　　[2] ضد۔

خدا کے فکر ما نیست

(۱)

بزرگاں جملگی مستِ غرورند (خدا کے فکر ما نیست)
ز آدابِ مروّت سخت دورند (خدا کے فکر ما نیست)
رعیت بے سواد و گنگ و کورند (خدا کے فکر ما نیست)

ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست
اے خدا کے فکر ما نیست

(۲)

فلک دیدی بما آخر چہا کرد (خدا کے فکر ما نیست)
ز خویش و اقربا ما را جدا کرد (خدا کے فکر ما نیست)
جفا بینید کہ با ما ایں جفا کرد (خدا کے فکر ما نیست)

ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست
اے خدا کے فکر ما نیست

(۳)

گر از کوی وطن مہجور ماندیم (خدا کے فکر ما نیست)
و گر از ہجر او رنجور ماندیم (خدا کے فکر ما نیست)

نہ پنداری زعشقش دور ماندیم (خدا کے فکر ما نیست)
ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست
اے خدا کے فکر ما نیست

(۴)

نفس در سینہ ساکت شو کہ گوئی (خدا کے فکر ما نیست)
نسیم از کوے ما آوردہ بوئی (خدا کے فکر ما نیست)
چہ بوئی دلکش آں ہم از چہ کوئی (خدا کے فکر ما نیست)
ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست
اے خدا کے فکر ما نیست

(۵)

نسیم بوم ما بس جانفزا بود (خدا کے فکر ما نیست)
ہوایش روح بخش و غمزدا بود (خدا کے فکر ما نیست)
وے دردا کہ ہجرش در قفا بود (خدا کے فکر ما نیست)
ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست
اے خدا کے فکر ما نیست

(۶)

گرم ردانِ ما را خواب بردہ (خدا کے فکر ما نیست)

غیوران وطن را آب برده (خدا کسے فکر ما نیست)
که اغیار آب از احباب برده (خدا کسے فکر ما نیست)
هفده و هژده و نوزده و بیست
اے خدا کسے فکر ما نیست

(۷)

که خواهد برد تا مجلس پیبا مم (خدا کسے فکر ما نیست)
که اے دل بردهٔ نا داده کا مم (خدا کسے فکر ما نیست)
چرا شد محو از یاد تو نا مم (خدا کسے فکر ما نیست)
هفده و هژده و نوزده و بیست
اے خدا کسے فکر ما نیست

از مجلہ صور اسرافیل

تبارک اللہ

(۱)

دیدی به استرابادآمد بلای ناگاه یعنی که سربه آوردآں مستبد خود خواه
خوب اتفاق کردند این فرقه های همراه زین اتفاق ملّی به به تبارک الله

(۲)

هم اتفاق دارند هم صحبت ترقّی از ارمنی مسلماں در دعوت ترقّی

غرقند اہل ایران در لذت ترقی   آخر زغصہ دق کرد آں ریش پہن گمراہ

زین اتفاق تلی بہ بہ تبارک اللہ

(۳)

ہم فیل اعتدالی ہم غرقہ دموکرات[1]   دست برادری را دادوند از مساوات

ایران و مستبد[2] ہیہات ثم ہیہات   عادل بہ آسمان شد ظالم فتاد در چاہ

زین اتفاق احزاب بہ بہ تبارک اللہ

(از مجلہ نسیم شمالی)

ویرانہ گشتی وطن

(۱)

نمی دانم چرا ویرانہ گشتی وطن   مقام شکر بیگانہ گشتی وطن

تو شمع جمع ما بودی وطن جاں۔ چرا   بشمع دیگراں پروانہ گشتی وطن

پروانہ گشتی وطن (مکرر)

تو عزیز منی تو گل گلشنی   بدین خواری چرا افسانہ گشتی وطن

(۲)

خوشا روزے کہ بودی شاد و خنداں وطن   شکستی خصم را چنگال و دنداں وطن

---

[1] ڈیماکریٹ۔ جمہوریت پسند۔   [2] حکومت شخصی کے خواستگار۔

تو بودی سربلند افسوس افسوس وطن　　در افتادی بحال مستمندان - وطن

در افتادی بحال مستمندان وطن (مکرر)

امان امان امان بیداد بیداد بیداد　　ز جور دشمنان ویرانه گشتی - وطن

(۳)

وطن جان ای وطن جان ای وطن جان من　　شفای دل دوای قلب سوزان من

جفاکش مادر زار پریشان من　　پرستار من و گهواره جنبان من

پرستار من و گهواره جنبان من (مکرر)

مادر مهربان آشنای روان　　بفرزندان چرا بیگانه گشتی - وطن

(۴)

ز روس و انگلیس آید ستمها بما　　هجوم آرد ز هر سو درد و غمها بما

قدم در خاک ما بنهادند و باز　　بی حجت نهند از بد قدمها بما

این بد قدمها بما (مکرر)

اگر پیمان کنند چرا کتمان کنند　　از این پیمان تو ویرانه گشتی - وطن

ویرانه گشتی وطن　　ویرانه گشتی - وطن

ملک الشعرا بهار مشهدی

نغمۂ ساربانِ حجاز

ناقۂ سیارۂ[1] من
آہوے تاتارِ من
درہم و دینارِ من
اندک و بسیارِ من
دولتِ بیدارِ من
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

دلکش و زیباستی
شاہدِ رعناستی
روکشِ حوراستی[2]
غیرتِ لیلاستی
دخترِ صحراستی
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

در تپشِ آفتاب
غوطہ زنی در سراب

---

[1] سفر کرنے والی
[2] تو حور کو شرمانے والی ہے۔

هم به شبِ ماهتاب
تند روی چون شهاب
چشمِ تو نادیده خواب
تیزترک گام زن منزلِ ما دور نیست

لکّهٔ ابر روان
کشتیِ بی بادبان
مثلِ خضر راه دان
بر تو سبک هر گران
لختِ دلِ ساربان
تیزترک گام زن منزلِ ما دور نیست

سوزِ تو اندر زمام
سازِ تو اندر زمام
بی خورش و تشنه کام
پا به سفر صبح و شام
خسته شوی از مقام
تیزترک گام زن منزلِ ما دور نیست

شامِ تو اندر یمن

صبحِ تو اندر قرن

ریگِ درشتِ وطن

پائے ترا یاسمن

اے چو غزالِ ختن

تیز ترک[۱] گام زن منزلِ ما دور نیست

مہ ز سفر پا کشید

در پسِ تل[۲] آرمید

صبح ز مشرق دمید

جامۂ شب بر درید

بادِ بیاباں وزید

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

نغمۂ من دلکشائے

زیر و بمش جانفزائے

قافلہ ہا را درائے

فتنہ ربا، فتنہ زائے

اے بہ حرم چہرہ سائے[۳]

---

۱ تیز گام۔ ۲ ٹیلہ۔ ۳ چہرہ رگڑنے یعنی سجدہ کرنے والی۔

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

علامہ سر اقبال

مرد آن است

سلطنت بہر شہان با ستم و ظلم نپاید — جان نثاری بے اصلاحِ وطن باید و شاید
تا کہ ہمت نکنی کس بر حمت در نگشاید — مرد آن است کہ لب بندد و بازو بگشاید

انبیا درج نمودند مقالات عدالت — اولیا جملہ سرودند عبارات عدالت
علما جملہ نوشتند روایات عدالت — گفتگو ہیچ دہد از مظلمہ[1] امروز نشاید
مرد آن است کہ لب بندد و بازو بگشاید

جاہدوا گفت خداوند با نجیل و بقرآں — خیز از بہر وطن ہمچو مجاہد بفشاں جاں
خنجر و تیر و خدنگ است گل و نرگس و ریحاں — نغمہ توپ و تفنگ است کہ غمہا بزداید[3]
مرد آن است کہ لب بندد و بازو بگشاید

(از مجلہ نسیم شمال)

تمام شد

---

۱ ظلم ۔ ۲ کوشش کرو ۔
۳ غم دور کرے ۔